

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

### سورة النبا

فانی دنیا اور ابدی آخرت کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اپنی نعمتوں اور قدرتوں کے کئی مظاہر بیان فرمائے لیکن ساتھ ہی آگاہ کیا کہ یہ سب فنا ہونے والے ہیں۔ آخرت میں انسانوں کے انجام کا فیصلہ ہو گا اور وہاں ملنے والا بدلہ ابدی ہو گا۔

☆ آیات کا تجزیہ :

قیامت کی عظیم خبر کے بارے میں باہم سوالات  
اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اور نعمتیں  
روزِ قیامت سرکشوں پر عذاب  
متقیوں کا حسین انجام  
میدانِ حشر کا منظر

- آیات ۱ تا ۵
- آیات ۶ تا ۱۶
- آیات ۱۷ تا ۳۰
- آیات ۳۱ تا ۳۶
- آیات ۳۷ تا ۴۰

آیات ۱ تا ۵

قیامت کے بارے میں باہم سوالات

کس چیز کے بارے میں وہ آپس میں سوال کر رہے ہیں۔	عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ①
ایک بہت بڑی خبر کے بارے میں۔	عَنِ النَّبِیِّ الْعَظِيمِ ②

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ②	ایسی خبر کہ وہ جس میں اختلاف کرنے والے ہیں۔
كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ③	ہر گز نہیں! جلد ہی وہ جان لیں گے۔
ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ④	پھر ہر گز نہیں! جلد ہی وہ جان لیں گے۔

قرآن مجید کی ابتداء میں نازل ہونے والی سورتوں نے دو اعتبارات سے سرزمین عرب میں ہلچل مچادی تھی۔ ایک تو وہ فصاحت، بلاغت اور زورِ کلام کی معراج تھیں اور دوسرے یہ کہ ان میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور اعمال کی جوابدہی کے حوالے سے خبردار کیا گیا تھا۔ ان سورتوں نے وہ کیفیت پیدا کی کہ

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی

عرب کی زمین جس نے ساری ہلادی

ہر محفل میں قیامت کی عظیم خبر کے حوالے سے چہ گوئیاں ہو رہی تھیں۔ لوگ اپنے اپنے من گھڑت تصورات پیش کر کے اس خبر سے اختلاف کر رہے تھے۔ کسی کے خیال میں دوبارہ جی اٹھانا ممکنات میں سے ہے۔ کوئی کہتا تھا کہ ہم گمان تو کرتے ہیں کہ آخرت ہوگی لیکن ہمیں اس کا یقین نہیں ہے۔ کچھ کا عقیدہ تھا کہ آخرت ہوگی اور ہمارے معبود سفارش کر کے ہمیں بخشوا لیں گے۔ کسی کا دعویٰ تھا کہ ہمیں دنیا میں سرداری اور مال و دولت دیا گیا ہے اور اگر آخرت ہوئی تو اس میں بھی ہمیں یہی انعامات ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اصل معاملہ کیا ہوگا، عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا، عنقریب انہیں معلوم ہو کر رہے گا۔

آیات ۶ تا ۱۶

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہی نعمتیں

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهْدًا ①	کیا ہم نے نہیں بنایا زمین کو بچھونا؟
-------------------------------------	--------------------------------------

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَالْجِبَالِ أَوْتَادًا ⑥	اور پہاڑوں کو میخیں؟
وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا ⑧	اور ہم نے پیدا کیا ہے تمہیں جوڑا جوڑا۔
وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ⑨	اور ہم نے بنایا تمہاری نیند کو آرام کے لیے۔
وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ⑩	اور ہم نے بنایا رات کو ایک پردہ۔
وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ⑪	اور ہم نے بنایا دن کو روزگار کے لیے۔
وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ⑫	اور ہم نے بنائے تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان)۔
وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا ⑬	اور ہم نے بنایا ایک چمکتا ہوا چراغ (یعنی سورج)۔
وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرِ مَاءً ثَجَّاجًا ⑭	اور ہم نے نازل کیا بدلیوں سے موسلا دھار پانی۔
لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا ⑮	تاکہ ہم نکالیں اُس کے ساتھ اناج اور سبزہ۔
وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا ⑯	اور گھنے باغات۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی دس نعمتوں کا بیان ہے :

- i- اُس نے زمین کو ہمارے فائدے کے لیے کچھونا بنا دیا ہے۔ ہم اس سے کئی زرعی، تجارتی، تعمیراتی فوائد حاصل کر رہے ہیں اور اس میں پوشیدہ خزانوں سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔
- ii- زمین کو متوازن رکھنے کے لیے اُس نے اس پر بوجھل پہاڑوں کو میخوں کی طرح ٹھوک دیا ہے۔
- iii- اُس نے ہمیں جوڑوں کی صورت میں بنایا تاکہ باہم تسکین حاصل کر سکیں۔
- iv- نیند کو اُس نے آرام و سکون دینے کے لیے ہم پر طاری فرمایا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

v- اُس نے رات بنائی جو لباس کی طرح زمین کو ڈھانپتی ہے اور انسانوں کو ایسا سکون بھی دیتی ہے کہ وہ بڑے مزے سے نیند کی نعمت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

vi- دن میں وہ پھر سے ہمیں تازہ دم کر دیتا ہے اور ہم ایک نئے ولولہ کے ساتھ اپنی معاشی جدوجہد میں سرگرم عمل ہو جاتے ہیں۔

vii- اُس نے ہم پر سات آسمان مضبوط چھتوں کی صورت میں تخلیق فرمائے۔

viii- سورج کو اُس نے ہمارے لیے روشن چراغ کی صورت میں بنایا۔

ix- اُس نے بدلیوں سے مسلسل برستی ہوئی بارش نازل فرمائی۔

x- بارش کے پانی سے اُس نے اناج، سبزہ اور طرح طرح کے گھنے باغات پیدا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۱ تا ۲۰

#### قیامت کا وقت طے شدہ ہے

بے شک فیصلے کا دن ایک معین وقت ہے۔	إِنَّ يَوْمَ الْفُصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ۝
جس دن پھونکا جائے گا صور میں	يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ
پس تم آ جاؤ گے فوج در فوج۔	فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۝
اور کھولا جائے گا آسمان تو وہ ہو جائے گا دروازے دروازے۔	وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۝
اور چلائے جائیں گے پہاڑ	وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ

فَكَانَتْ سَرَابًا ①

تو وہ ہو جائیں گے چمکتی ہوئی ریت۔

اللہ تعالیٰ نے طے فرمادیا ہے کہ قیامت کب واقع ہوگی۔ اُس روز صور میں پھونک ماری جائے گی اور تمام انسان فوج در فوج میدانِ حشر میں جمع ہو جائیں گے۔ آسمان میں کئی دروازے کھل جائیں گے جن سے فرشتوں کا میدانِ حشر میں نزول ہوگا۔ پہاڑ ریت بنا کر اڑا دیے جائیں گے تاکہ زمین صاف اور چٹیل میدان بنادی جائے اور اس پر سیدنا آدمؑ سے لے کر آخری انسان تک تمام لوگوں کو جمع کیا جاسکے۔

آیات ۲۱ تا ۲۶

سرکشوں کا برا انجام

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ①	بے شک جہنم گھات لگانے کی جگہ ہے۔
لِلطَّاغِيَتِ مَأْبَأًا ②	سرکشوں کے لیے ٹھکانا ہے۔
لِبِثِّيْنٍ فِيهَا أَحْقَابًا ③	رہنے والے ہیں اسی میں مدتوں۔
لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ④	نہیں چکھیں گے اُس میں کوئی ٹھنڈک کا مزہ اور نہ ہی کوئی پینے کی چیز۔
إِلَّا حَيْبًا وَغَسَّاكًا ⑤	مگر کھولتا ہوا پانی اور بہتی ہوئی پیپ۔
جَزَاءً وَفَاقًا ⑥	بدلہ ہو گا پورا پورا۔

جہنم سرکشوں کے انتظار میں ہے۔ وہ بد نصیب صدیوں اس ہولناک ٹھکانے میں رہیں گے۔ وہاں انہیں ٹھنڈک اور فرحت بخش مشروب نہیں ملے گا۔ اُن کی ضیافت کھولتے ہوئے پانی اور زخموں کے خون اور پیپ سے کی جائے گی۔ انہیں اُن کے جرائم کے تناسب سے پوری پوری سزا دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سرکشی سے بچائے اور جہنم سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

### آیات ۲۷ تا ۳۰ سرکشوں کے جرائم

اِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۝	بے شک وہ توقع نہیں رکھتے تھے کسی حساب کی۔
وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ۝	اور اُنہوں نے جھٹلایا ہماری آیات کو بہت جھٹلاتے ہوئے۔
وَكُلَّ شَيْءٍ احْصَيْنَاهُ كِتَابًا ۝	اور ہر چیز کہ ہم نے محفوظ رکھا تھا اُسے لکھ کر۔
فَذُوقُوا	پس (اے مجرمو اپنے کیئے کا مزہ) چکھو
فَلَنْ نَّزِيدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝	پھر ہم ہر گز نہیں بڑھائیں گے تمہیں مگر عذاب میں۔

۱۰۰

سرکشوں کو جہنم کی ہولناک سزا اس لیے دی جائے گی کہ وہ روزِ قیامت اعمال کی جوابدہی کا یقین نہیں رکھتے تھے۔ آخرت کی باز پرس کے حوالے سے خبردار کرنے والی آیات کو بڑے تکبر سے جھٹلاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی ایک ایک حرکت محفوظ فرما رہا تھا۔ جب وہ جہنم کے عذاب سے دوچار ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ چکھتے رہو یہ عذاب۔ تمہارے لیے سوائے عذاب کے اور کسی چیز کا اضافہ نہ کیا جائے گا۔

### آیات ۳۱ تا ۳۷ پرہیزگاروں کے لیے انعامات

اِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۝	بے شک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے۔
---------------------------------	-------------------------------------

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

حَدَّیْقَ وَاعْنَابًا ۝۲۶	باغات اور انگور ہیں۔
وَكَوَاعِبَ أَشْرَابًا ۝۲۷	اور جواں سال ہم عمر بیویاں ہیں۔
وَكَأْسًا دِهَاقًا ۝۲۸	اور چھلکتے ہوئے جام ہیں۔
لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِدًّا ۝۲۹	وہ نہیں سنیں گے اُن (باغات) میں کوئی بے مقصد بات اور نہ ہی کوئی جھٹلانا۔
جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ	بدلہ ہے تمہارے رب کی طرف سے
عَطَاءً حِسَابًا ۝۳۰	عطیہ ہے (اعمال کے) حساب سے۔
رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	وہ رب ہے آسمانوں اور زمین کا
وَمَا بَيْنَهُمَا	اور اُن سب کا جو ان دونوں کے درمیان ہیں
الرَّحْمَنِ	وہ بہت ہی مہربان ہے
لَا يَلِكُونُ مِنْهُ خِطَابًا ۝۳۱	لوگ اختیار نہیں رکھتے اُس سے بات کرنے کا۔

روزِ قیامت پر ہیز گاروں کو کامیابی کی بشارت دی جائے گی۔ اُن کی رہائش کے لیے باغات اور غذا کے لیے انگور ہوں گے۔ ہم عمر بیویوں کی رفاقت اُنہیں حاصل ہوگی۔ چھلکتے ہوئے جامِ مشروب کے طور پر اُنہیں پیش کیے جائیں گے۔ وہاں کوئی جھوٹی یا بے مقصد بات وہ نہیں سنیں گے۔ ہر پرہیز گار کو اُس کی نیکیوں کے حساب سے پورا پورا انعام مل جائے گا۔ یہ انعام ہو گا کائنات کے اُس رب کی طرف سے جس کے جلال کا یہ عالم ہے کہ کوئی اُس سے اُس کی اجازت کے بغیر بات کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پرہیز گار بننے کی توفیق عطا فرمائے اور جنت کی لازوال نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین !

آیات ۳۸ تا ۴۰

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## میدانِ حشر کا منظر

یَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا	اُس دن کھڑے ہوں گے روح الامین اور فرشتے صف بنا کر
لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ اِذْنٌ لَهُ الرَّحْمَنُ	وہ نہیں بولیں گے سوائے اُس کے اجازت دی جسے رحمان نے
وَقَالَ صَوَابًا ۝۲۶	اور وہ کہے گا حق بات۔
ذَلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ	وہ برحق دن ہے
فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهِ مَابًا ۝۲۷	پس جو چاہے بنا لے اپنے رب کی طرف ٹھکانہ۔
اِنَّا اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا	بے شک ہم نے خبردار کر دیا ہے تمہیں قریبی عذاب سے
یَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ	اُس دن دیکھ لے ایک آدمی وہ جو آگے بھیجا ہے اُس کے دونوں ہاتھوں نے
وَيَقُولُ الْكَافِرُ لَیْسَتْ بِنِیِّیْ كُنْتُ تُرَابًا ۝۲۸	اور کہے گا کافر اے کاش! میں ہوتا مٹی۔

ع

میدانِ حشر میں تمام انسان، فرشتے اور جبرائیل امین بھی صف باندھے اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ اُن میں سے کسی کو اللہ تعالیٰ کے سامنے بولنے کی ہمت نہ ہوگی۔ جو بھی بولے گا اللہ تعالیٰ کی اجازت سے بولے گا اور کسی کی بے جا سفارش نہ کرے گا۔ بلاشبہ قیامت کے دن کا آنا یقینی ہے لہذا جو چاہے اُس کی تیاری کر کے اللہ تعالیٰ کے پاس جنت میں ٹھکانہ حاصل کرنے کی کوشش کر لے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر کرم کیا کہ انہیں جہنم کے جلد سامنے آنے والے عذاب سے پہلے سے خبردار کر دیا۔ اُس روز ہر انسان اپنا نامہ اعمال دیکھ رہا ہوگا۔ بد نصیب کافر نامہ اعمال میں اپنے سیاہ اعمال دیکھ کر حسرت سے کہے گا کہ کاش! میں انسان نہیں مٹی ہوتا اور اس برے انجام سے دوچار نہ ہوتا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## سورة النزعت

قیامت کا عبرت انگیز بیان

یہ سورہ مبارکہ قیامت سے متعلق احوال و تفصیل بڑے عبرت آمیز اسلوب میں بیان کر رہی ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۵ موت کا منظر
- آیات ۶ تا ۱۴ قیامت کا منظر
- آیات ۱۵ تا ۲۶ داستان سیدنا موسیٰ و فرعون
- آیات ۲۷ تا ۳۳ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرتیں
- آیات ۳۴ تا ۴۶ احوال قیامت

آیات ۱ تا ۵

موت کا منظر

وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا ①	قسم ہے اُن (فرشتوں) کی جو کھینچنے والے ہیں (جان) ڈوب کر۔
وَالنَّشُطَاتِ نَشْطًا ②	اور جو بند کھولنے والے ہیں نرمی سے۔
وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا ③	اور جو تیرنے والے ہیں تیزی سے۔
فَالسَّابِقَاتِ سَبْقًا ④	پھر جو آگے نکلنے والے ہیں لپک کر۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا ⑤

پھر جو تدبیر کرنے والے ہیں کام کی۔

موت کے وقت دنیا دار آدمی کی جان بڑی مشکل سے نکلتی ہے۔ فرشتوں کو اُس کے وجود میں ڈوب کر اور بڑی قوت سے کھینچ کر اُس کی جان نکالنی پڑتی ہے۔ اس کے برعکس نیک انسان کی جان فرشتے بڑی آسانی سے محض ایک بند کھول کر نکال لیتے ہیں۔ اب وہ مرنے والے انسان کی روح کو لے کر تیرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف جاتے ہیں۔ ہر فرشتہ دوسرے فرشتے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم پر نیک انسان کی روح کو راحت کی جگہ اور برے انسان کی روح کو عذاب کی جگہ پہنچاتے ہیں۔ ایسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ بڑی تندہی اور تیزی سے اللہ تعالیٰ کے کیے ہوئے فیصلہ پر عمل درآمد کی تدبیر کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے یہ فیصلہ مرنے والے پر موت طاری کرنے کا فیصلہ تھا۔ موت طاری کرنے والے فرشتوں کی قسم اس بات پر شاہد ہے کہ جو اللہ ایک انسان کو فنا کر سکتا ہے وہ پوری کائنات کو بھی فنا کرنے پر قادر ہے اور جو ایک زندہ انسان کو مردہ کر دیتا ہے وہ مردہ کو دوبارہ زندہ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔

## آیات ۶ تا ۱۴

## قیامت کا منظر

یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ①	جس دن لرزے گی لرزنے والی۔
تَتَّبِعَهَا الرِّادِفَةُ ②	پیچھے آئے گی اُس کے پیچھے آنے والی۔
قُلُوبٌ يَّوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ③	کئی دل اُس دن دھڑکنے والے ہوں گے۔
أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ④	اُن کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔
يَقُولُونَ إِنَّا لَنَرُّوْ دُونَ فِي الْحَافِرَةِ ⑤	وہ کہتے ہیں کیا بے شک ہم یقیناً لوٹائے جانے والے ہیں پہلی حالت میں؟

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اِذَا كُنَّا عِظَامًا تَّخِرَةً ⑪	کیا جب ہم ہو جائیں گے بوسیدہ ہڈیاں۔
قَالُوا تِلْكَ اِذَا كَرَرْتَ خَاسِرَةً ⑫	اُنہوں نے کہا یہ تو اُس وقت خسارے والا لوٹنا ہو گا۔
فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ⑬	پس بے شک وہ تو ہوگی ایک ہی ڈانٹ۔
فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ⑭	پھر یکایک وہ ہوں ایک کھلے میدان میں۔

روزِ قیامت زمین بڑی شدت سے کانپے گی۔ اُس پر ایک کے بعد دوسرا زلزلہ آئے گا۔ دل اُس روز دھڑکتے ہوں گے اور نگاہیں خوف کے مارے جھکی ہوئی ہوں گی۔ کفار بڑی حیرت سے کہتے ہیں جب ہماری ہڈیاں گل سڑ جائیں گی تو کیا ہمیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟ اگر ایسا ہو گیا تو پھر ہماری شامت آجائے گی! انہیں کیا معلوم کہ جب صور میں پھونکا جائے گا تو ایسے محسوس ہو گا جیسے ایک زوردار جھڑکی کی آواز ہے اور وہ سب کے سب حشر کے کھلے میدان میں جمع ہو جائیں گے۔

### آیات ۱۵ تا ۲۶

#### سرکش فرعون کا عبرت ناک انجام

هَلْ اَتٰنَكَ حَدِيثُ مُوسٰی ⑮	اور کیا آگئی تمہارے پاس خبر موسیٰ کی؟
اِذْ نَادٰهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ⑯	جب پکارا انہیں اُن کے رب نے طوی کی مقدس وادی میں۔
اِذْ هَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ	جاؤ فرعون کے پاس
اِنَّهٗ طَغٰی ⑰	بے شک وہ حد سے بڑھ گیا ہے۔
فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰی اَنْ تَرْجٰی ⑱	تو کہو اُس سے کیا ہے تیرے لیے امکان کہ تو پاک ہو جائے؟

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَاهْدِيكَ إِلَى رَبِّكَ	اور میں رہنمائی کروں تیری تیرے رب کی طرف
فَتَخْشَى ⑨	پس تو ڈر جائے؟
فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَى ⑩	پھر اُنہوں نے دکھائی اُسے بہت بڑی نشانی۔
فَكَذَّبَ وَعَصَى ⑪	تو اُس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔
ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَى ⑫	پھر اُس نے پیٹھ پھیری بھاگ دوڑ کرتے ہوئے۔
فَحَشَرَ فَنَادَى ⑬	پھر اُس نے جمع کیا (لوگوں کو) پس پکار لگائی۔
فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَى ⑭	تو کہنے لگا میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں۔
فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَى ⑮	تو پکڑ لیا اُسے اللہ نے آخرت اور دنیا کے عذاب میں۔
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَى ⑯	بے شک اس میں یقیناً عبرت ہے اُس کے لیے جو ڈرتا ہے۔

ع

اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰؑ کو طویٰ کی مقدس وادی میں منصب رسالت پر فائز کیا۔ انہیں حکم دیا کہ فرعون کے پاس جائیں، وہ انتہائی سرکشی کر رہا ہے۔ اُسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور سیدھی راہ پر آنے کی دعوت دیں۔ سیدنا موسیٰؑ نے فرعون کو معجزات دکھائے اور اُسے اصلاح کی دعوت دی۔ اُس نے آپ کی دعوت کو حقارت سے ٹھکرادیا اور آپ کے مقابلہ پر جادوگروں کو لے آیا۔ اُس نے دعویٰ کیا میں ہی سب سے بڑا رب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کے لشکر کو غرق کر دیا اور اُس کی لاش کو محفوظ کر کے دنیا و آخرت کے لیے عبرت بنادیا۔ بلاشبہ فرعون کے انجام میں اللہ کا خوف رکھنے والوں کی نصیحت کے لیے بہت بڑا سبق ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۲۷ تا ۳۳

کیا انسان کو دوبارہ بنانا بہت ہی مشکل ہے؟

عَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّبَّاءُ	کیا تم زیادہ مشکل ہو پیدا کرنے میں یا آسمان؟
بَنَاهَا ۲۷	اللہ نے بنایا ہے اُسے۔
رَفَعَ سَبْكَهَا	بلند کیا اُس کی چھت کو
فَسَوَّيْهَا ۲۸	پھر درست کر دیا اُسے۔
وَاعْطَشَ لَيْلَهَا	اور تاریک کیا اُس کی رات کو
وَاخْرَجَ ضُحَاهَا ۲۹	اور ظاہر کیا اُس کے دن کی روشنی کو۔
وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذَلِكَ دَحَاهَا ۳۰	اور زمین کہ اس کے بعد بچھا دیا اُسے۔
اَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعَاهَا ۳۱	نکالا اُس سے اُس کا پانی اور اُس کا چارہ۔
وَالْجِبَالَ اَرْسَاهَا ۳۲	اور پہاڑ کہ گاڑ دیا انہیں۔
مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۳۳	فائدے کا سامان ہے تمہارے لیے اور تمہارے چوپایوں کے لیے۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے وسیع و عریض آسمان تخلیق کیا، اُس کے ابھار کو بلند کیا اور اُسے ہموار کر کے بڑا خوبصورت بنا دیا۔ اُسی نے آسمان پر سورج کی گردش کے ذریعہ دن اور رات کا نظام بنایا۔ پھر زمین کو پھیلا دیا اور زمین سے پانی اور سبزہ نکالا۔ بڑے بڑے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

پہاڑوں کو لنگر کے طور پر زمین میں گاڑ کر زمین کو توازن بخشا۔ کائنات کی یہ نعمتیں انسانوں اور اُن کے چوپایوں دونوں کی ضروریات پوری کر رہی ہیں۔ کیا ان قدرتوں اور نعمتوں کا پیدا کرنے والا اللہ، انسان کو دوبارہ نہیں بنا سکتا؟

### آیات ۳۲ تا ۴۱

#### روزِ قیامت کیا ہو گا؟

فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى ③۲	پھر جب آجائے گی سب سے بڑی چھا جانے والی آفت۔
يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَى ③۳	اُس دن یاد کرے گا انسان اُسے جو اُس نے کوشش کی۔
وَبُورَّتِ الْجَحِيمُ لِسِنٍ يَّارَى ③۴	اور ظاہر کر دی جائے گی جہنم اُس کے لیے جو دیکھتا ہے۔
فَاكَمَا مِنْ طَغَى ③۵	پس وہ کہ جس نے سرکشی کی۔
وَأَثَرَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ③۶	اور ترجیح دی دنیا کی زندگی کو۔
فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَى ③۷	تو بے شک جہنم ہی (اُس کا) ٹھکانہ ہے۔
وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ ③۸	اور وہ جو ڈرا اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے
وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى ③۹	اور اُس نے روکا نفس کو خواہشات سے۔
فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى ④۰	تو بے شک جنت ہی (اُس کا) ٹھکانہ ہے۔

روزِ قیامت جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو بہت بڑی تباہی آجائے گی۔ پھر تمام انسان زندہ ہو کر میدانِ حشر کی طرف دوڑیں گے۔ اُس روز ہر انسان یاد کرے گا کہ اُس نے دنیا کی زندگی میں کیا عمل کیا ہے؟ جس بد نصیب نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی، اُس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ اس کے برعکس جو دنیا میں رب کے سامنے جو ابد ہی کے احساس سے ڈرتا رہا اور خود کو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

بھی نفس کی خواہشات سے بچانے کی کوشش کی، اُس سعادت مند کا ٹھکانہ جنت ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت کو ترجیح دینے اور اس کے لیے من چاہی نہیں بلکہ رب چاہی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۲ تا ۴۶

قیامت کب آئے گی؟

اے نبی! وہ پوچھتے ہیں آپ سے قیامت کے بارے میں کہ کب ہے اس کا واقع ہونا؟	يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسِلُهَا ۖ
کیا تعلق ہے آپ کا اس کے ذکر سے۔	فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرِهَا ۚ
آپ کے رب کی طرف ہی اس (کے علم) کی انتہا ہے۔	إِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا ۚ
بے شک آپ تو ہیں ہی خبر دار کرنے والے اُسے جو ڈرتا ہے اس سے۔	إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ مَّنْ يَخْشَاهَا ۚ
گویا کہ وہ جس دن دیکھیں گے اُسے	كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا
(سمجھیں گے) نہیں رہے (دنیا میں) ایک شام یا اس کی ایک صبح۔	لَمْ يَلْبُثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ۚ

صبح

کفار نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے تھے کہ قیامت کب آئے گی؟ انہیں جواب دیا گیا کہ قیامت آنے کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ قیامت کب آئے گی؟ وہ تو اتنا بتا رہے ہیں کہ قیامت ضرور آئے گی۔ جب قیامت آئے گی تو کفار محسوس کریں گے کہ وہ دنیا میں انتہائی مختصر وقت رہے یعنی صرف ایک شام یا ایک دن کا کچھ حصہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں غیر ضروری سوالات کرنے سے محفوظ فرمائے اور زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کر کے آخرت کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ عبس

اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انسانوں کی ناشکری کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کا بیان اور انسانوں کی ناشکری کا ذکر بڑے جلالی اسلوب میں کیا گیا ہے۔

## ☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۱۰ دعوت کے کام میں اعتدال کی تلقین
- آیات ۱۱ تا ۱۶ عظمت قرآن حکیم
- آیات ۱۷ تا ۳۲ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انسان کی ناشکری
- آیات ۳۳ تا ۴۲ احوالِ آخرت

## آیات ۱ تا ۱۰

## دعوتی کام میں اعتدال کی تلقین

عَبَسَ وَتَوَلَّى ①	انہوں نے تیوری چڑھائی اور رخ پھیر لیا۔
أَنْ جَاءَهُ الْاَعْلَى ②	اس لیے کہ آیا ان کے پاس ایک نابینا۔
وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَكِّي ③	اور اے نبی! آپ کیا جانیں شاید وہ پاکیزگی حاصل کرتا۔
أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرَى ④	یا وہ نصیحت حاصل کرتا تو فائدہ دیتی اُسے نصیحت۔
أَمَّا مَنْ اسْتَغْنَى ⑤	وہ جو بے پروائی کرتا ہے۔
فَأَنَّتْ لَهُ تَصَدَّى ⑥	تو آپ اُس کے پیچھے پڑتے ہیں۔
وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَكِّي ⑦	حالانکہ نہیں ہے آپ پر کوئی ذمہ داری اگر وہ پاکیزگی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



اختیار نہیں کرتا۔	
اور وہ جو آپؐ کے پاس آیا ہے دوڑتا ہوا۔	وَأَمَّا مَنْ جَاءَكَ يَسْعَى ①
اور وہ ڈر رہا ہے۔	وَهُوَ يَخْشَى ②
تو آپؐ اُس سے غفلت برتتے ہیں۔	فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهَّى ③

اسلام کی دعوت کا اصول یہ ہے کہ اس کا اولین خطاب معاشرہ کے بااثر افراد سے ہوتا ہے۔ اگر وہ اصلاح قبول کر لیں تو نظام کی تبدیلی آسان ہو جاتی ہے۔ عوام اُن کی پیروی میں اصلاح قبول کر لیتے ہیں۔ اگر بااثر افراد دعوت قبول نہ کریں تو وہ عوام کو بھی حق قبول کرنے سے روکتے ہیں اور حق قبول کرنے والوں کو تکالیف پہنچاتے ہیں۔ گویا عوام کی بہتری بھی اسی میں ہے کہ اُن کے معاشرے کے سردار حق کو قبول کر لیں۔ اسی اصول کے پیش نظر ایک بار نبی کریم ﷺ سردارانِ قریش کو دعوت دے رہے تھے۔ اسی دوران ایک نابینا صحابی سیدنا عبد اللہ بن ام مکتوم آگئے۔ وہ نابینا تھے اور دیکھ نہیں سکتے تھے کہ آپ ﷺ کن لوگوں سے محو گفتگو ہیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ آپ ﷺ کو اندیشہ محسوس ہوا کہ اب سردار میری دعوت کی طرف توجہ نہیں دیں گے کیونکہ وہ اپنی محفل میں کسی مفلس صحابی کی آمد کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اس اندیشہ کی وجہ سے آپ کو سیدنا عبد اللہ بن ام مکتوم کی آمد ناگوار محسوس ہوئی۔ اللہ نے آپ ﷺ کو متوجہ فرمایا کہ یہ ناگواری درست نہیں۔ ایک اللہ کا بندہ اپنے تزکیہ و تربیت کے لیے چل کر آیا ہے اور آپ ﷺ اُس سے رخ پھیر رہے ہیں۔ اگر آپ ﷺ اُس پر توجہ دیں گے تو وہ آپ ﷺ کی توجہ کی قدر کرے گا۔ اس کے برعکس جو بد نصیب آپ ﷺ کی دعوت سے اعراض کر رہے ہیں، آپ ﷺ اُن کے پیچھے پڑ رہے ہیں۔ اگر یہ سردار ایمان نہ لائے تو آپ ﷺ پر کوئی الزام نہ ہوگا۔ آپ ﷺ کیوں اُن کو دعوت دینے میں ایسی ترجیح دے رہے ہیں کہ جس سے اپنے ایک مخلص ساتھی کی تربیت و تزکیہ کی خواہش پوری نہیں ہو رہی۔ گویا معاشرے کے بااثر طبقات کو دعوت میں اولین اہمیت دینا مفید ہے لیکن اعتدال کا تقاضا ہے کہ اس سے اپنے ساتھیوں کی تربیت کا معاملہ ہر گز متاثر نہ ہو۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۱۶ تا ۱۱ عظمت قرآن حکیم

کَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ⑪	ہر گز نہیں! بے شک یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے۔
فَمَنْ شَاءَ ذَكَّرْهُ ⑫	تو جو چاہے نصیحت حاصل کر لے اس سے۔
فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ⑬	یہ ہے عزت والے صحیفوں میں۔
مَرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ⑭	جو بلند مرتبہ، پاکیزہ ہیں۔
بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ⑮	ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں۔
كِرَامٍ بَرَرَةٍ ⑯	جو بہت باعزت، نیک ہیں۔

دعوت کے اعتبار سے معاشرے کے بااثر طبقات کو اولیت دینا اہم ہے لیکن ایسا نہ ہو کہ اُن کی خواہشات کے احترام میں دعوت کا وقار مجروح ہو جائے۔ اسلام کی دعوت کا مرکز و محور قرآن حکیم ہے جس کی عظمت و وقار کو ہمیشہ ترجیح دینا ہے۔ قرآن اس کا محتاج نہیں ہے کہ لوگ اسے قبول کریں بلکہ لوگ اس کے محتاج ہیں کہ اس پر سچے دل سے ایمان لا کر خود کو ہلاکت سے بچائیں۔ یہ کتاب حقائق کی یاد دہانی کر رہی ہے۔ اب جو چاہے اس یاد دہانی سے فائدہ اٹھا کر سعادت کی منزل حاصل کرے اور جو چاہے اس یاد دہانی سے رُخ پھیر کر ذلت و رسوائی کی راہ اختیار کرے۔ یہ کتاب اصلاً لوح محفوظ میں انتہائی بلند اور عزت والے صحائف میں لکھی ہوئی ہے۔ اسے لکھنے والے بڑے ہی عزت و شرف رکھنے والے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب و مقرب فرشتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے قلوب کو قرآن حکیم کی عظمت و جلال سے معمور فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۷ تا ۲۳

### انسان کتنا ناشکرا ہے؟

قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ۝۱۷	مارا جائے انسان! وہ کیسا ناشکرا ہے۔
مِنْ أَيْ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۝۱۸	کس چیز سے اللہ نے پیدا کیا اسے؟
مِنْ نُّطْفَةٍ ط	ایک قطرے سے
خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ۝۱۹	اُس نے پیدا کیا اسے پھر تقدیر مقرر کی اس کی۔
ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ۝۲۰	پھر راستہ آسان کر دیا اس کے لیے۔
ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ۝۲۱	پھر موت دی اسے اور قبر میں رکھوا دیا اسے۔
ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنشَرَهُ ۝۲۲	پھر وہ جب چاہے گا اٹھائے گا اسے۔
كَلَّا لَبَّائِقُضَ مَا أَمَرَهُ ۝۲۳	ہر گز نہیں! ابھی تک اس نے پورا نہیں کیا وہ کام جس کا اللہ نے حکم دیا تھا اسے۔

انسان کو سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے کس شے سے بنایا ہے؟ ایک ناپاک پانی کے قطرے سے۔ اُس نے نہ صرف اُسے بنایا بلکہ اُس کی تقدیر بھی طے کر دی۔ مزید یہ کہ اس تقدیر کے مطابق اُس کے لیے ضروریاتِ زندگی کا حصول اور خطرات سے تحفظ آسان کر دیا۔ اب وہ تقدیر میں طے شدہ وقت پر اُسے موت سے دوچار کرے گا اور قبر میں پہنچا دے گا۔ پھر وہ جب چاہے گا اُسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ افسوس ہے کہ انسان سراپا اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم پر ہونے کے باوجود اُس کا ناشکرا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے جو احکامات دیے ہیں اُن پر عمل کرنے کو تیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسان فراموشی کی اس روش سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۲۴ تا ۳۲

غذاؤں کی فراہمی اللہ تعالیٰ کی قدرت کا شاہکار

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ ②۴	پس چاہیے کہ دیکھے انسان اپنے کھانے کی طرف۔
أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ②۵	بے شک ہم نے برسایا پانی بہت زور سے۔
ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ②۶	پھر ہم نے پھاڑا زمین کو چیر کر۔
فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ②۷	پھر ہم نے اگایا اُس میں اناج۔
وَعِنَبًا وَقَضْبًا ②۸	اور انگور اور ترکاری۔
وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ②۹	اور زیتون اور کھجور۔
وَحَدَائِقَ غُلْبًا ③۰	اور گھنے باغات۔
وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ③۱	اور پھل اور چارہ۔
مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ③۲	فائدے کا سامان ہے تمہارے لیے اور تمہارے چوپایوں کے لیے۔

انسان کو غور کرنا چاہیے کہ جو غذا وہ کھاتا ہے، کیسے فراہم ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برساتا ہے۔ وہی زمین کو پھاڑتا ہے اور زمین پانی جذب کر لیتی ہے اور اُس کے اندر موجود بیجوں سے کوئلیں باہر نکل آتی ہیں۔ پانی سے اللہ تعالیٰ انسانوں کے لیے اناج، انگور، سبزیاں، زیتون، کھجوریں، پھلوں کے گھنے باغات، میوے اور جانوروں کے لیے گھاس اگاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

انسانوں اور جانوروں پر کتنا بڑا احسان ہے۔ پھر چارہ کھا کر پلنے والے مویشی بھی انسان کو غذا کے لیے دودھ اور گوشت کی فراہمی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۳۳ تا ۳۷

### آخرت میں کوئی کسی کو نہ پوچھے گا

فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاعَةُ ۝۳۳	پھر جب آجائے گی کانوں کو بہرہ کرنے والی (صور کی آواز)۔
يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝۳۴	اُس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے۔
وَأُمِّهِ وَآبِيهِ ۝۳۵	اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے۔
وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝۳۶	اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے۔
لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝۳۷	ہر فرد کے لیے اُن میں سے اُس دن ایک ایسی حالت ہوگی جو بے پرواہ کر دے گی اُسے (دوسروں سے)۔

روزِ قیامت جب صور میں پھونکا جائے گا تو ایسی شدت والی آواز پیدا ہوگی جو کانوں کے پردے پھاڑنے والی ہوگی۔ اُس روز مجرم انسان اپنے بھائی، والدہ، والد، بیوی اور بیٹے سے دور بھاگے گا۔ رسوائی کی وجہ سے اپنا منہ چھپائے گا اور ڈرے گا کہ کہیں کوئی عزیز اپنی گمراہی کا ذمہ دار مجھے نہ ٹھہرا دے۔ اُسے صرف اپنے آپ کو بچانے کی فکر لاحق ہوگی۔ کیسے بد نصیب ہیں وہ لوگ جو دنیا میں اپنے رشتہ داروں کو سہولیات پہنچانے یا خوش کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکامات توڑتے رہتے ہیں۔ دوسروں کی دنیا بن رہی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو توڑنے والوں کی آخرت برباد ہو رہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر حال میں اپنے احکامات کا پاس کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۳۸ تا ۴۲

## روزِ قیامت نتیجہ چہرے سے ظاہر ہوگا

وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝۳۸	کچھ چہرے اُس دن روشن ہوں گے۔
ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝۳۹	ہنسنے والے، خوشی منانے والے۔
وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝۴۰	اور کچھ چہرے، اُس دن اُن پر گرد پڑی ہوگی۔
تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝۴۱	چھارہی ہوگی اُن پر سیاہی۔
أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرَةُ الْفَجَرَةُ ۝۴۲	یہی ہیں جو کافر ہیں، نافرمان ہیں۔

۳۲

روزِ قیامت نیک لوگوں کے چہرے روشن ہوں گے۔ ایمان اور نیک اعمال کے نور سے اُن کے چہرے دمک رہے ہوں گے۔ وہ خوشی سے ہنس رہے ہوں گے اور لازوال نعمتوں کی بشارتیں پارہے ہوں گے۔ اِس کے برعکس کافروں اور اللہ کے نافرمانوں کے چہرے غبار آلود ہوں گے۔ اُن پر ذلت اور سیاہی چھارہی ہوگی۔ کفر اور بد اعمالیوں کی کالک چہروں پر نمایاں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی رسوائی اور ذلت سے محفوظ رکھے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورۃ التکویر

انکار رسالت کے ذریعے عمل سے گریز کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں واضح کیا گیا کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور قرآن اللہ کا کلام ہے۔ کفار اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل سے گریز کرنے کے لیے آپ ﷺ کی رسالت ہی کا انکار کر رہے ہیں۔

☆ آیات کا تجزیہ :

• آیات ۱ تا ۱۴ احوال قیامت

• آیات ۱۵ تا ۲۹ رسول اکرم ﷺ کی سچائی کا بیان

آیات ۱ تا ۶

قیامت کی نشانیاں

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ①	جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔
وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ②	اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔
وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ③	اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔
وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ④	اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنی بے کار چھوڑ دی جائے گی۔
وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ⑤	اور جب جنگلی جانور اکٹھے کیے جائیں گے۔
وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ⑥	اور جب سمندر بھڑکائے جائیں گے۔

جب قیامت قائم ہوگی تو :

i- سورج کی بساط لپیٹ دی جائے گی یعنی سورج کی روشنی پھیلنا بند ہو جائے گی۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ii-ستارے بے نور کر دیے جائیں گے اور وہ بکھر جائیں گے۔

iii-زمین کی کشش ثقل ختم کر دی جائے گی اور اس پر موجود پہاڑ چلائے جائیں گے۔

iv-دس ماہ کی حاملہ اونٹنی جیسی دولت سے اُس کا مالک غافل ہو جائے گا اور وہ آزاد پھر رہی ہوگی۔

v-خوف کے مارے جنگل کے جانور ایک ہی جگہ جمع ہو جائیں گے۔

vi-سمندر کھولتے ہوئے پانی کی طرح ابل رہے ہوں گے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے :

مَنْ سَرَّاهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأَى عَيْنٍ فَلْيَفْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ (الترمذی)

"جو کوئی بھی چاہتا ہو کہ دیکھ لے قیامت کو اپنی آنکھوں سے اُسے چاہیے کہ وہ پڑھ لے سورہ تکویر، سورہ انفطار اور سورہ انشقاق"

## آیات ۷ تا ۱۴

### روزِ قیامت کیا ہوگا؟

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ⑤	اور جب روحیں (جسموں سے) ملا دی جائیں گی۔
وَإِذَا الْمَوْءِدَةُ سُبِلَتْ ⑧	اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔
بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ⑨	کہ وہ کس گناہ کے بدلے قتل کی گئی۔
وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ⑩	اور جب اعمال نامے کھول دیے جائیں گے۔
وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ⑪	اور جب آسمان کی کھال اتار لی جائے گی۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



وَإِذَا الْجَحِيْمُ سُعِرَتْ ⑪	اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔
وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ⑫	اور جب جنت قریب لائی جائے گی۔
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ⑬	ہر جان جان لے گی جو لے کر آئی ہے۔

روزِ قیامت تمام انسانوں کا بدن اور روح کا رشتہ پھر سے جوڑ دیا جائے گا۔ اب اعمال کی جو ابد ہی کا مرحلہ شروع ہو گا۔ اللہ تعالیٰ زندہ دفن کی گئی بچی سے دریافت فرمائے گا کہ تجھے کس جرم کی سزا دی گئی تھی؟ وہ مظلوم بچی جس کو خود اُس کے ماں باپ نے قتل کیا تھا۔ اُس کے خون کا انتقام لینے کے لیے یا اُس کی طرف سے کوئی دعویٰ کرنے والا تھا ہی نہیں۔ اُس سے سوال کرنے کا مقصد یہ ہو گا کہ وہ اپنی بے گناہی اور مظلوم ہونے کی فریاد بارگاہِ رب العزت میں پیش کرے تاکہ اُس کے قاتلوں سے انتقام لیا جاسکے۔ تمام انسانوں کے نامہ اعمال کھول کر اُن کے ہاتھوں میں دے دیے جائیں گے۔ آسمان کی کھال کھینچ لی جائے گی جس سے مجرموں کے لیے وحشتناک منظر وجود میں آئے گا۔ پھر اُن کے لیے جہنم کی آگ کو خوب دہکایا جائے گا۔ دوسری طرف پرہیز گاروں کے لیے جنت کو آراستہ کر کے قریب لے آیا جائے گا۔ اُس روز ہر انسان اچھی طرح سے دیکھ لے گا کہ وہ کیا اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرنے کے لیے لایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس روز کی رسوائی سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

### آیات ۱۵ تا ۲۱

### قرآن حکیم سیدنا جبرائیلؑ لے کر آئے ہیں

فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُشْسِ ⑭	پس نہیں ، میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے ستاروں کی۔
الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ⑮	جو چلنے والے ہیں، چھپ جانے والے ہیں۔
وَالْيَلِ إِذَا عَسَّسَ ⑯	اور رات کی جب وہ جانے لگتی ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ①۸	اور صبح کی جب وہ سانس لیتی ہے۔
إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ①۹	بے شک یہ (قرآن) یقیناً ایک عزت والے رسول کا بیان کردہ قول ہے۔
ذِي قُوَّةٍ	وہ بڑی قوت والے ہیں
عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ②۰	عرش والے کے ہاں بڑے مرتبے والے ہیں۔
مُطَاعٍ	ایسے سردار ہیں جن کی اطاعت کی جاتی ہے
ثُمَّ أَمِينٍ ②۱	وہاں بڑے معتبر ہیں۔

ان آیات میں اُن ستاروں کی قسم کھائی گئی ہے جو پوشیدہ ہوتے ہیں، پھر ظاہر ہو کر حرکت کرتے ہیں اور پھر دوبارہ غائب ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد اُس وقت کی قسم کھائی گئی جب رات بیت رہی ہو۔ پھر صبح کی قسم کھائی گئی جب کہ اُس کا آغاز ہو رہا ہو۔ جس طرح یہ حقائق یقینی ہیں اور روز مشاہدہ میں آتے ہیں، اسی طرح سے یہ بات بھی حق ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے سیدنا جبرائیلؑ نے نبی اکرم ﷺ کے قلب مبارک پر نازل کیا ہے۔ سیدنا جبرائیلؑ چھ سو پر رکھنے والے طاقتور فرشتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اُنہیں بہت قربت والا مقام اور بلند مرتبہ حاصل ہے۔ وہ کئی فرشتوں کے سردار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی قابل اعتماد حیثیت کے حامل ہیں۔ اُس کا کلام بغیر کسی بیشی کے رسولوں تک پہنچا دیتے ہیں۔

### آیات ۲۲ تا ۲۴

#### رسولِ بشر ﷺ کی رسولِ ملک سے ملاقات

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ②۲	اور تمہارے ساتھی (حضرت محمدؐ) مجنون نہیں ہیں۔
وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ②۳	اور یقیناً اُنہوں نے دیکھا ہے جبرائیلؑ کو آسمان کے کھلے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کنارے پر۔	
اور وہ غیب کی باتیں بتانے میں بخیل نہیں ہیں۔	وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۳۰﴾

سیدنا جبرائیلؑ رسول ملک ہیں اور نبی اکرم ﷺ رسول بشر۔ یہ دونوں حدیث اللہ یعنی قرآن حکیم کے راوی ہیں۔ ان دونوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اُس کا کلام بندوں تک پہنچا ہے۔ یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہر گز مجنون نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول ہیں۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے رسول ملک کو اصل ملکوتی صورت میں واضح افک پر دیکھا ہے۔ وہ رسول ملک کے ذریعہ ملنے والے کلام کو بغیر کسی کمی یا اضافہ کے بندوں تک پہنچا دیتے ہیں۔ اُن کی نبوت کے دعویٰ سے قبل کی چالیس سالہ زندگی اُن کے خلوص و اخلاص، صداقت اور امانت کی گواہ ہے۔ انہیں مجنون کہہ کر اُن کی رسالت کا انکار کرنے والے دراصل اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل سے گریز کرنا چاہتے ہیں۔ اپنی اس روش کا جواز فراہم کرنے کے لیے کہتے ہیں کہ قرآن اللہ کا نہیں، معاذ اللہ کسی شیطان جن کا القاء کیا ہوا کلام ہے۔

### آیات ۲۵ تا ۲۹

### قرآن کیا ہے؟ کیا نہیں ہے؟

اور یہ (قرآن) ہر گز نہیں ہے کسی مردود شیطان کا کلام۔	وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾
پھر تم کہاں جا رہے ہو؟	فَاَيْنَ تَذٰهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾
نہیں ہے یہ قرآن مگر نصیحت تمام جہان والوں کے لیے۔	اِنَّ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾
اُس کے لیے جو چاہے تم سے کہ سیدھی راہ پر چلے۔	لِيَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾
اور تم نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ چاہے اللہ جو تمام جہانوں	وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

کارب ہے۔
----------

قرآن ہرگز کسی شیطان کا القاء کیا ہو اکلام نہیں ہے۔ یہ تو ایک یاد دہانی اور نصیحت ہے۔ شیاطین کے سکھائے ہوئے منتر بے مقصد اور غیر واضح ہوتے ہیں۔ پھر بھلا شیطان سے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ انسان کو کفر، شرک اور دنیا داری سے ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی خالص توحید اور عبادت کی تعلیم دے؟ اللہ تعالیٰ کے سامنے جو ابدی کا احساس دلائے؟ پاکیزہ زندگی، عدل، پرہیزگاری اور اچھے اخلاق کی طرف رہنمائی کرے؟ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو وضاحت کے ساتھ ایک ہی حقیقت بار بار یاد دلا رہا ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے اور اپنے اعمال کی جو ابدی کے لیے اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہو گے۔ اس یاد دہانی سے نصیحت وہی حاصل کرے گا جو واقعی دور اندیش ہو اور سیدھے راستہ کو اختیار کرنا چاہے۔ سیدھے راستے کی ہدایت اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے لہذا خلوص دل سے اُس کی بارگاہ میں التجا کرتے رہنا چاہیے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

"(اے اللہ!) تو ہمیں ہدایت عطا فرما سیدھے راستے کی"۔ آمین !

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورۃ انفطار

انکارِ جزا و سزا کے ذریعہ عمل سے گریز کا بیان

اس سورۃ مبارکہ میں عمل سے گریز کرنے والوں کا جزا و سزا سے انکار کرنے کا انتہائی پُر فریب تصور بے نقاب کیا گیا ہے۔

## ☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۵ تا ۱۲ قیامت کی نشانیاں
- آیات ۱۲ تا ۱۹ انکارِ جزا و سزا
- آیات ۱۹ تا ۲۹ جزا و سزا ہو کر رہے گی

## آیات ۱ تا ۵

## قیامت کی نشانیاں

وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ①	جب آسمان پھٹ جائے گا۔
وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ②	اور جب ستارے بکھر جائیں گے۔
وَإِذَا الْبُحَارُ فُجِّرَتْ ③	اور جب سمندر بہا دیے جائیں گے۔
وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ④	اور جب قبریں کریدی جائیں گی۔
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ⑤	جان لے گا ہر فرد جو اُس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا۔

روزِ قیامت آسمان پھٹ جائے گا۔ ستاروں کی باہمی کشش ختم ہو جائے گی اور وہ بکھر کر گر جائیں گے۔ سمندروں کا ابلنا اس شدت تک پہنچ جائے گا کہ وہ اپنی حدود سے نکل کر بہنا شروع کر دیں گے۔ قبروں کو کرید کرید کر اُن میں مدفون انسانوں کو نکالا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

جائے گا اور میدانِ حشر میں حاضر کیا جائے گا۔ اُس روز ہر انسان جان لے گا کہ اُس نے دنیا میں کس شے کو ترجیح دی تھی اور کس شے کو پس پشت ڈال دیا تھا؟ کیا اعمال آگے بھیجے تھے اور اُن کے کیا اثرات پیچھے چھوڑے تھے؟

### آیات ۶ تا ۱۲

#### انکارِ جزا و سزا کا پُر فریب تصور

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ	اے انسان!
مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ①	کس چیز نے دھوکا دیا تجھے تیرے کرم والے رب کے بارے میں؟
الَّذِي خَلَقَكَ	جس نے پیدا کیا تجھے
فَسَوِّدَكَ	پھر درست کیا تجھے
فَعَدَّ لَكَ ②	پھر متوازن بنایا تجھے۔
فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ③	جس صورت میں بھی چاہا جوڑ دیا تجھے۔
كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالذِّينِ ④	ہر گز نہیں! بلکہ تم جھٹلاتے ہو جزا و سزا کو۔
وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ⑤	حالانکہ بے شک تم پر نگران مقرر ہیں۔
كِرَامًا كَاتِبِينَ ⑥	جو بہت عزت والے لکھنے والے ہیں۔
يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ⑦	وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔

ایک خوش کن تصور ہر دور میں بیان کیا جاتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ رب کریم ہے۔ وہ انسان سے اُس کی ماں سے بھی زیادہ بڑھ کر محبت کرتا ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ وہ انسان کو آگ میں ڈال دے۔ قرآن حکیم میں جہنم کا ذکر صرف اس لیے ہے کہ انسان سرکشی میں حد سے نہ بڑھ جائے، البتہ اللہ تعالیٰ کسی کو بھی جہنم میں نہیں ڈالے گا۔ بقول شاعر

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا

پر تو نے دل آزر دہ ہمارا نہ کیا

ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر

پر تیری رحمت نے گوارہ نہ کیا

ان آیات میں واضح کیا گیا کہ یہ تصور پُر فریب ہے۔ بظاہر اس تصور میں اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے لیکن درحقیقت شریعت کی اہمیت اور جزا و سزا کا انکار ہے۔ کوئی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ شریعت پر عمل کرے یا نہ کرے وہ سب کو ہی جنت میں داخل فرما دے گا۔ نہ شریعت پر عمل کی کوئی اہمیت ہے اور نہ ہی روز قیامت ظالموں کو ان کے ظلم کی سزا ملے گی۔ غور کیجئے! اگر یہ تصور درست ہو تو اللہ تعالیٰ کو ہر انسان کے ساتھ کر اما کا تبین یعنی اعمال درج کرنے والے دو فرشتے کیوں مامور کرنا پڑیں۔ نیکیوں اور برائیوں کا اندراج تو پھر بے مقصد ہو جاتا۔ درحقیقت یہ تصور گمراہ کن ہے۔ جس اللہ نے تمہیں پیدا کیا ہے، حسن دیا ہے، تمہارے اعضاء میں تناسب اور تمہارے مزاج میں اعتدال پیدا کیا ہے اب وہ تم سے اپنی فرمانبرداری بھی چاہتا ہے۔ وہ تمہارے طرز عمل کی ایک ایک بات لکھوا رہا ہے۔ نیکیاں کرنے والوں کو اچھا بدلہ اور برائیاں کرنے والوں کو برا بدلہ مل کر رہے گا۔

### آیات ۱۳ تا ۱۹

جزا و سزا ہو کر رہے گی

بے شک نیک لوگ یقیناً بڑی نعمت میں ہوں گے۔	إِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿۱۳﴾
اور بے شک نافرمان لوگ یقیناً بھڑکتی ہوئی آگ میں	وَالْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿۱۴﴾

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ہوں گے۔	
وہ داخل ہوں گے اُس میں بدلے کے دن۔	يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾
اور وہ اُس سے غائب ہونے والے نہیں ہیں۔	وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾
اور تم کیا جانو کیا ہے بدلے کا دن؟	وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾
پھر تم کیا جانو کیا ہے بدلے کا دن؟	ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾
جس دن اختیار نہ رکھے گی کوئی جان کسی جان کے لیے کچھ بھی	يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا
اور حکم اُس دن صرف اللہ کا ہو گا۔	وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ۚ ﴿١٩﴾

وَع

کراماً کاتبین ہر انسان کے اعمال کا جو اندارج کر رہے ہیں اُس کا نتیجہ روزِ قیامت ظاہر ہو گا۔ قیامت کا دن دراصل بدلے کا دن ہے۔ اُس روز نیک لوگوں کو نعمتیں دی جائیں گی اور برے لوگوں کو جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔ وہ جہنم سے بچ کر کہیں بھاگ نہ سکیں گے۔ اُس روز کل اختیار اللہ تعالیٰ ہی کا ہو گا اور کوئی انسان کسی دوسرے انسان کی مدد نہ کر سکے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو گمراہ کن تصورات اور ان تصورات کے برے انجام سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## سورہ مطفین

سرکشوں اور نیک لوگوں کا انجام

اس سورہ مبارکہ میں روزِ قیامت ملنے والی جزا و سزا کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

## ☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۶ تا ۶
- آیات ۷ تا ۱۷
- آیات ۱۸ تا ۲۸
- آیات ۲۹ تا ۳۶

## آیات ۶ تا ۶

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے وعید

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ①	ہلاکت ہے کمی کرنے والوں کے لیے۔
الَّذِينَ إِذَا أَكْتَلُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ②	وہ لوگ کہ جب ناپ کر لیتے ہیں لوگوں سے تو پورا لیتے ہیں۔
وَإِذَا كَالُوهُمْ	اور جب ناپ کر دیتے ہیں انہیں
أَوْ زَنُّوهُمْ	یا تول کر دیتے ہیں انہیں
يُخْسِرُونَ ③	تو کم دیتے ہیں۔
أَلَا يَضُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ ④	کیا یقین نہیں رکھتے یہ لوگ کہ وہ اٹھائے جانے والے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ہیں۔	
ایک بڑے دن کے لیے۔	لَيَوْمٍ عَظِيمٍ ⑤
اُس دن کھڑے ہوں گے لوگ تمام جہانوں کے رب کے سامنے۔	يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ⑥

ان آیات میں ناپ تول میں ڈنڈی مارنے والوں کو ہلاکت و بربادی کی وعید سنائی گئی۔ وہ لوگوں سے لیتے ہوئے تو ہر شے پوری پوری لیتے ہیں لیکن لوگوں کو دیتے ہوئے کمی کرتے ہیں۔ اُن کا یہ طرزِ عمل گواہی دے رہا ہے کہ انہیں مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کا یقین نہیں ہے۔ اگر یقین ہوتا تو انتہائی حقیر سے عارضی فائدہ کے عوض جہنم جیسی ہولناک آفت سے دوچار کرنے والے جرم کا ارتکاب نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ جو چیز ہمیں اپنے لیے پسند ہو وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کریں۔ جتنی فکر اپنے حقوق کے حصول کی کرتے ہیں اتنی ہی فکر اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے بھی کریں۔ آمین!

### آیات ۷ تا ۱۷

#### سرکشوں کی بری سزا

ہر گز نہیں! بے شک نافرمانوں کا نامہ اعمال یقیناً سنجین میں ہے۔	كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَارِ لَفِي سِجِّينٍ ⑦
اور تم کیا جانو کہ کیا ہے سنجین؟	وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ⑧
وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔	كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ⑨
ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔	وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ⑩
وہ جو جھٹلاتے ہیں بدلے کے دن کو۔	الَّذِينَ يَكْذِبُونَ يَوْمَ الدِّينِ ⑪

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور نہیں جھٹلاتا اسے مگر ہر حد سے گزرنے والا، گناہ گار۔	وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ⑫
جب تلاوت کی جاتی ہیں اُس پر ہماری آیات	إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا
کہتا ہے یہ کہانیاں ہیں پہلے لوگوں کی۔	قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ⑬
ہر گز نہیں! چھا گیا ہے اُن کے دلوں پر وہ جو یہ لوگ کمایا کرتے تھے۔	كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ⑭
ہر گز نہیں! بے شک وہ اپنے رب سے اُس دن یقیناً حجاب میں ہوں گے۔	كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّحَجُوبُونَ ⑮
پھر بے شک وہ یقیناً داخل ہونے والے ہیں بھڑکتی ہوئی آگ میں۔	ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ ⑯
پھر کہا جائے گا یہی ہے وہ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔	ثُمَّ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ⑰

سرکشوں کے نامہ اعمال اُن کی موت کے بعد سجن نامی قید خانے میں رکھ دیے جاتے ہیں۔ روزِ قیامت یہ بدنصیب ہلاکت و بربادی سے دوچار ہوں گے۔ یہ لوگ دنیا میں جزا و سزا کی حقیقت کو جھٹلاتے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ وہ حد سے گزرنے والے گناہ گار تھے اور نہیں چاہتے تھے کہ انہیں ان کے جرائم کی سزا دی جائے۔ جب بھی انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات سنائی جاتیں تو وہ انہیں پچھلے زمانے کے قصہ کہانیاں کہہ کر جھٹلاتے تھے۔ حالانکہ اصل حقیقت یہ تھی کہ اُن کے دلوں پر اُن کے سیاہ کرتوتوں کا زنگ چڑھا ہوا تھا اور ایسے دل حق کی معرفت اور قبولیت سے محروم تھے۔ روزِ قیامت یہ بدنصیب اپنے رب سے دور پردوں میں ہوں گے اور پھر جہنم میں پھینک دیے جائیں گے۔ اُن سے کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ سزا جسے تم جھٹلاتے تھے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۱۸ تا ۲۸

## نیک لوگوں کا بہترین بدلہ

ہر گز نہیں! بے شک نیک لوگوں کا نامہ اعمال یقیناً علیین میں ہے۔	كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْبَرِّارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۝۱۸
اور تم کیا جانو کہ کیا ہے علیین؟	وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ۝۱۹
وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔	كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۝۲۰
حاضر رہتے ہیں اُس کے پاس (اللہ کے) مقرب فرشتے	يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ۝۲۱
بے شک نیک لوگ یقیناً بڑی نعمت میں ہوں گے۔	إِنَّ الْبَرَّارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝۲۲
تحتوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔	عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ۝۲۳
تم پہچان لو گے اُن کے چہروں پر نعمتوں کی تازگی۔	تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ۝۲۴
انہیں پلائی جائے گی مہر لگی خالص شراب۔	يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْمُومٍ ۝۲۵
جس کی مہر ہوگی مشک	خِتَاهُ مِسْكٌ ۝۲۶
اس کے لیے سبقت لے جانے کی کوشش کریں سبقت لے جانے والے۔	وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ۝۲۷
اور اُس کی آمیزش تسنیم سے ہے۔	وَمَزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ۝۲۸

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

عَبْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿۲۸﴾

وہ ایک چشمہ ہے پسئیں گے جس سے (اللہ کے) مقرب بندے۔

نیک لوگوں کے نامہ اعمال اُن کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں کی تحویل میں مقامِ علیین پر ہوتے ہیں۔ روزِ قیامت وہ جنت میں نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ آرامِ دہ تختوں پر بیٹھ کر خوبصورت مناظر دیکھ رہے ہوں گے۔ اُن کے چہروں پر نعمتوں کی تازگی نمایاں ہوگی۔ مشک کی مہر سے بند کی گئی ایسی شراب کے جام پی رہے ہوں گے جس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔ اس شراب کا ایک چشمہ جاری ہو گا اور یہ صرف مقربین کو ہی پیش کی جائے گی۔ مقابلہ کرنے والوں کو چاہیے کہ ان نعمتوں کے حصول کے لیے نیکیاں کر کے ایک دوسرے سے آگے نکلیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نیکیوں میں سبقت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے مقربین میں شامل فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۹ تا ۳۶

مجرمین کا طرزِ عمل اور سزا

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا	بے شک وہ لوگ جنہوں نے جرم کیے
كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَصْحَكُونَ ﴿۲۹﴾	وہ اُن لوگوں پر جو ایمان لائے ہنسا کرتے تھے۔
وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ	اور جب وہ گزرتے تھے اُن کے پاس سے
يَتَغَامَزُونَ ﴿۳۰﴾	تو ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارے کرتے تھے۔
وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ	اور جب وہ لوٹتے تھے اپنے گھر والوں کی طرف
انْقَلَبُوا فَاكْهَيْنَ ﴿۳۱﴾	لوٹتے تھے اتراتے ہوئے۔
وَإِذَا رَأَوْهُمْ	اور جب وہ دیکھتے تھے انہیں

قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿۳۱﴾	کہتے تھے بے شک یہ لوگ یقیناً گمراہ ہیں۔
وَمَا أَرْسَلُوا عَلَيْهِمْ حَفِظِينَ ﴿۳۲﴾	حالانکہ وہ نہیں بھیجے گئے تھے اُن پر نگران بنا کر۔
فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿۳۳﴾	سو آج وہ لوگ جو ایمان لائے کافروں پر ہنس رہے ہیں۔
عَلَى الْأَرْآئِكِ يَنْظُرُونَ ﴿۳۴﴾	تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔
هَلْ تُؤِثُّبُ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿۳۵﴾	کیا بدلہ دے دیا گیا کافروں کو اُس کا جو وہ کیا کرتے تھے؟

دنیا میں مجرمین اہل ایمان کو دنیا کی ناجائز لذتوں اور مفادات سے پرہیز کی وجہ سے بیوقوف سمجھتے ہیں۔ اُن کا مذاق اڑاتے ہیں کہ یہ سادہ لوح لوگ جنت کی لالچ میں اپنے مال اور جان کا نقصان کر رہے ہیں۔ اُن کے قریب سے گزرتے ہوئے، آنکھوں کے اشاروں سے اُن کی توہین کرتے ہیں۔ اپنے گھروں میں بھی اُن کے مذاق اڑانے اور توہین کرنے کے مزے لے لے کر تذکرہ کرتے ہیں۔ جب بھی اُنہیں دیکھتے ہیں، اُنہیں گمراہ قرار دیتے ہیں حالانکہ وہ اُن کے نگران نہیں کہ اُن کے ہدایت یا گمراہی پر ہونے کے فیصلے صادر کریں۔ روزِ قیامت اہل ایمان جنت میں تختوں پر بیٹھ کر خوبصورت مناظر دیکھ رہے ہوں گے۔ اُس روز وہ مجرمین پر ہنس رہے ہوں گے۔ دیکھ لیں گے کہ مجرمین کو ان کے جرائم کی قرار واقعی سزا مل گئی ہے۔

## سورۃ انشقاق

اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کا بیان

یہ سورہ مبارکہ آگاہ کر رہی ہے کہ انسان دنیا میں بھی مشکلات کا شکار ہے لیکن اُسے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو کر جوابدہی بھی کرنی ہے اور وہی مرحلہ اُس کی مشکلات کا نقطہ عروج ہو گا۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۵ قیامت کی نشانیاں
- آیات ۶ تا ۱۹ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری
- آیات ۲۰ تا ۲۵ انکار آخرت پر اظہارِ تعجب

آیات ۱ تا ۵

قیامت کی نشانیاں

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ①	جب آسمان پھٹ جائے گا۔
وَإِذْ أَنْتَ لِرَبِّهَا ②	اور وہ سن لے گا اپنے رب کا حکم
وَحُفَّتْ ③	اور یہی اُس کے لائق ہے۔
وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ④	اور جب زمین پھیلا دی جائے گی۔
وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا ⑤	اور وہ نکال باہر دے گی وہ سب جو اُس میں ہے
وَتَخَلَّتْ ⑥	اور خالی ہو جائے گی۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَ اِذْنَتْ لِرَبِّهَا	اور وہ سن لے گی اپنے رب کا حکم
وَحَقَّتْ ⑤	اور یہی اُس کے لائق ہے۔

روزِ قیامت اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ پھٹ جائے۔ آسمان اُس کے حکم کی فرمانبرداری کرے گا اور پھٹ جائے گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دے گا تو وہ پچک کر بالکل سیدھی ہو جائے گی اور اپنے اندر مدفون تمام انسانوں اور دُفینوں کو نکال کر بالکل خالی ہو جائے گی۔ آسمان اور زمین اسی لائق ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم مانیں۔ درحقیقت ہر مخلوق کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اپنے خالق کی اطاعت کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سعادت نصیب فرمائے۔ آمین !

### آیت ۶

انسان کی مشکلات کا عروج... اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ	اے انسان بے شک تو مشقت جھیلنے والا ہے
إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا	اپنے رب کی طرف (جانے والا) ہے مشقت جھیلے ہوئے
فَمُلَاقِيهِ ①	پھر تو ملنے والا ہے اُس سے۔

دنیا میں ہر انسان مشقت میں ہے۔ اُسے اپنے حیوانی تقاضوں یعنی روٹی، کپڑا، مکان اور اولاد کے لیے مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں۔ پھر بحیثیت انسان احساسات، صدمات اور ناکام منصوبوں کے دکھ اٹھانے پڑتے ہیں۔ مزید یہ کہ اپنے وطن، قوم اور نظریہ کی سربلندی کے لیے قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ باعمل مسلمان ہے تو شریعت کی پابندیوں کو اختیار کرنے اور دین کی تبلیغ و غلبہ کے لیے مال و جان سے جہاد کرنا پڑتا ہے، بقول شاعر

بشر پہلو میں دل رکھتا ہے جب تک

اُسے دنیا کا غم کھانا پڑے گا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



البتہ دنیا کی مشکلات جھیلنے جھیلنے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جارہا ہے۔ اُسے اُس باری تعالیٰ کے سامنے اپنے ایک ایک عمل کی جوابدہی کرنی ہے

اب تو گھبرا کہ یہ کہتے ہیں کہ مرجائیں گے

مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

ارشاد نبوی ﷺ ہے كُلُّ النَّاسِ يَعُدُّوْا فَبِئْسَ نَفْسَهُ فَبِعْتِقُهَا اَوْ مَوْبِقُهَا (مسلم)

"ہر انسان صبح کرتا ہے اور اپنی جان کو مشقت میں لگا کر بیچتا ہے پھر اُسے جہنم کی آگ سے بچا لاتا ہے یا جہنم کا ایندھن بنا دیتا ہے۔"

پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو کر اُسے پانچ سوالات کے جوابات دینے ہوں گے:

لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمْرِهِ فَيَاۡفَنَّا۟ عَنْ شَبَابِهِ فَيَاۡاَبْلَا۟هُ وَعَنْ مَّالِهِ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهُ وَفِيۡمَا۟ اَنۡفَقَهُ وَمَا۟ ذَا عَمِلَ فَيَاۡعِلَمَ (ترمذی)

"ہل نہ سکیں گے ابنِ آدم کے دونوں قدم روز قیامت یہاں تک کہ پوچھا جائے گا اُس سے پانچ باتوں کے بارے میں زندگی کے بارے میں کہ کہاں لگا دی، جوانی کے بارے میں کہ کہاں کھپا دی، مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور جو علم حاصل کیا اُس پر کتنا عمل کیا۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کی مشکلات کے دوران اپنی مسلسل یاد اور اپنے احکامات کا ہر حال میں پاس کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۷ تا ۹

خوش نصیب انسان

پس وہ کہ جسے دیا گیا اُس کا نامہ اعمال اُس کے دائیں ہاتھ میں۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبُهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ⑧	سو عنقریب اُس سے حساب لیا جائے گا آسان حساب۔
وَيُنْقَلَبُ اِلَىٰ اَهْلِهِ مَسْرُورًا ⑨	اور وہ لوٹے گا اپنے گھر والوں کی طرف خوش خوش۔

ایک خوش نصیب انسان کو اُس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ یہ اُس کی کامیابی کی علامت ہوگی۔ اب اُس کا اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کے وقت آسان حساب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ صرف نیکیوں کو دیکھے گا اور برائیوں سے صرف نظر کرے گا جیسا کہ سورہ احقاف آیت ۱۶ میں مذکور ہے:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ تَتَّقِبَلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَتَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعَدَ الصَّادِقُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ  
 "یہ وہ لوگ ہیں کہ ہم قبول کرتے ہیں اُن کی طرف سے وہ بہترین عمل جو اُنہوں نے کیا اور ہم درگزر کرتے ہیں اُن کی برائیوں کو وہ جنت والوں میں ہیں سچے وعدے کے مطابق جو اُن سے کیا جا رہا ہے۔"  
 اب یہ خوش نصیب خوشی خوشی اپنے گھر والوں کے پاس آئے گا اور ملنے والی سعادت سے اُنہیں آگاہ کرے گا۔ آئیے ہم بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ:

اَللّٰهُمَّ حَاسِبِنَا حِسَابًا يَّسِيْرًا۔۔۔ "اے اللہ! ہمارا حساب فرمائیے گا، آسان حساب۔" آمین!

### آیات ۱۰ تا ۱۵

#### بد نصیب انسان

وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ⑩	اور وہ کہ جسے دیا گیا اُس کا نامہ اعمال اُس کی پیٹھ کے پیچھے سے۔
فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ⑪	سو وہ پکارے گا موت کو۔
وَيَصِلُ سَعِيرًا ⑫	اور داخل ہو گا بھڑکتی ہوئی آگ میں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

بے شک وہ اپنے گھر والوں میں خوش تھا۔	إِنَّكَ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ⑬
بے شک اُس نے سمجھا تھا کہ ہر گز نہیں لوٹے گا (اپنے رب کی طرف)۔	إِنَّكَ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحْضُرَ ⑭
کیوں نہیں! بے شک اُس کا رب اُسے خوب دیکھنے والا تھا۔	بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا ⑮

گناہ گار انسان کو معلوم ہو گا کہ میرے سیاہ اعمال کی وجہ سے مجھے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ وہ بایں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے چھپانے کی کوشش کرے گا، لیکن اُسے زبردستی نامہ اعمال دے دیا جائے گا۔ نامہ اعمال دیکھتے ہی چیخ و پکار کرے گا اور مرجانے کی تمنا کرے گا۔ اب موت کا معاملہ ختم ہو چکا ہو گا اور اُسے دہکتی ہوئی آگ میں داخل کر دیا جائے گا۔ اُس کا جرم یہ تھا کہ وہ اپنے گھر والوں میں بے فکری کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ فرائض سے غافل اور حرام میں ملوث ہو کر عیاشی کر رہا تھا۔ حرام کمائی سے شاندار گھر، عمدہ سہولیات اور لذیذ کھانوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ اُسے گمان تک نہ تھا کہ ان عیاشیوں کو ختم ہونا ہے اور آخرت میں محاسبہ کے لیے پیش ہونا ہے۔ اُس کا رب اُس کی تمام غفلتوں اور جرائم سے واقف تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر وقت خوفِ آخرت اپنے اوپر طاری رکھنے اور آخرت کے لیے تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۱۶ تا ۱۹

انسان رفتہ رفتہ جا رہا ہے اللہ کے سامنے حاضری کی طرف

پس نہیں میں قسم کھاتا ہوں شام کی سرخی کی۔	فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ⑯
اور رات کی اور اُس چیز کی جسے وہ جمع کرتی ہے۔	وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ⑰
اور چاند کی جب وہ پورا ہوتا ہے۔	وَالْقَمَرِ إِذَا تَشَقَّقَ ⑱

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۱۹

تم ضرور چڑھو گے ایک منزل سے دوسری منزل پر۔

دنیا میں ہمارا مشاہدہ ہے کہ واقعات درجہ بدرجہ ظہور پذیر ہوتے جاتے ہیں۔ دن بالکل روشن ہوتا ہے لیکن رفتہ رفتہ شام کے وقت شفق کی سرخی آنا شروع ہو جاتی ہے۔ پھر تاریکی چھا جانے کا آغاز ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ بالکل سیاہ رات زمین کو ڈھانپ لیتی ہے۔ چاند جب طلوع ہوتا ہے تو انتہائی باریک نظر آتا ہے۔ وہ درجہ بدرجہ بڑا ہوتا جاتا ہے اور چودھویں شب کو مکمل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح انسان ہر روز اپنی موت اور پھر آخرت کی طرف بڑھ رہا ہے۔ آخر کار وہ آخرت کا دن آ ہی جائے گا اور انسان کو رب کے سامنے پیش ہونا پڑے گا۔

آیات ۲۰ تا ۲۵

انکارِ آخرت پر تعجب

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۲۰	تو کیا ہے انہیں کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔
وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۲۱	اور جب پڑھا جاتا ہے اُن کے سامنے قرآن تو وہ سجدہ نہیں کرتے۔
بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يَكْذِبُونَ ۲۲	بلکہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جھٹلاتے ہیں۔
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ۲۳	اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں۔
فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۲۴	پس اے نبی! خوشخبری دیجئے انہیں دردناک عذاب کی۔
إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا	سوائے اُن کے جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	اور انہوں نے عمل کیے اچھے
لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۲۵	اُن کے لیے اجر ہے نہ ختم ہونے والا۔

ان آیات میں اظہارِ تعجب کیا گیا ہے کہ قرآنِ حکیم کی اتنی واضح خبریں آنے کے باوجود کافر آخرت کا انکار کر رہے ہیں۔ تعلیماتِ قرآنی کے سامنے سر جھکانے کو تیار نہیں ہیں۔ اس کے برعکس وہ بڑی ڈھٹائی سے تعلیماتِ قرآنی کو جھٹلا رہے ہیں۔ آخرت کا انکار کر کے دنیا داری میں ملوث ہیں۔ البتہ دنیا داری کر کے جو کچھ جمع کر رہے ہیں، وہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ ان بد نصیبوں کو بشارت ہو دردناک عذاب کی۔ البتہ جو خوش نصیب تعلیماتِ قرآنی پر ایمان لا کر ان کے مطابق عمل کر رہے ہیں، ان کے لیے ایسا اجر ہے جس کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہی طرزِ عمل اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ بروج

## اہل حق کی تحسین اور اہل باطل کی مذمت

اس سورہ مبارکہ میں اہل حق کی مدح و تحسین کی گئی ہے اور اُن اہل باطل کی شدید مذمت کی گئی ہے جنہوں نے اہل حق پر ظلم و ستم کا بازار گرم کیا۔

## ☆ آیات کا تجزیہ :

ظالموں کی مذمت، مظلوموں کی تحسین

• آیات ۱ تا ۱۱

اللہ تعالیٰ کی قدرت و جلال کا بیان

• آیات ۱۲ تا ۲۲

## آیات ۱ تا ۹

## برباد مظلوم نہیں ظالم ہوتے ہیں

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ①	قسم ہے بڑے بڑے ستاروں والے آسمان کی۔
وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ②	اور اُس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔
وَشَهِيدٍ مَّشْهُودٍ ③	اور حاضر ہونے والے کی اور اُس کی جس کے پاس حاضر ہوا جائے۔
قَتِيلٍ أَصْحَبِ الْأُخْدُودِ ④	مارے گئے خندق (کھودنے) والے۔
النَّارِ ذَاتِ الْوُوقُودِ ⑤	(جس میں) آگ تھی بہت ایندھن والی۔
إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ⑥	جب وہ اُس پر بیٹھے ہوئے تھے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور وہ اُس پر، جو وہ کر رہے تھے مومنوں کے ساتھ، گواہ تھے۔	وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ۝۷
اور انہوں نے بدلہ نہیں لیا ان سے	وَمَا نَقْبُوا مِنْهُمْ
مگر اس کا کہ وہ ایمان لائے تھے اللہ پر جو زبردست، سب خوبیوں والا ہے۔	إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝۸
وہ کہ جس کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی	الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔	وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝۹

ان آیات میں ستاروں بھرے آسمان، روزِ قیامت اور اُس روز قائم ہونے والی گواہیوں کی قسم کھا کر کہا گیا ہے کہ بظاہر ظالم مظلوموں کو اذیت دیتے ہیں لیکن آخرت کا انجام ثابت کر دے گا کہ برباد مظلوم نہیں ظالم ہوتے ہیں۔ یہاں ظالمین سے مراد وہ یہودی ہیں جنہوں نے ۵۲۳ء میں (یعنی ولادت نبوی ﷺ سے ۴۸ سال قبل) یمن کے علاقے میں عیسائی اہل ایمان کو جلا کر شہید کر دیا تھا۔ اُس وقت عیسائی ہی مومن تھے کیونکہ مومن وہ ہوتا ہے جو تمام انبیاء پر ایمان رکھے۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے یہ سعادت صرف عیسائیوں کو حاصل تھی۔ اہل ایمان کو جلانے کے لیے یہودیوں نے خندقیں کھود کر ان میں خوب ایندھن بھرا اور پھر اُس ایندھن کو جلا کر اُس میں اہل ایمان کو پھینک دیا تھا۔ اسی لیے ان یہودی ظالموں کو اصحاب الاخذود یعنی خندق والے کہا گیا۔ اُن کی جانب سے اہل ایمان کو اس بات کی سزا دی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اُس کی توحید کے ساتھ ایمان لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ مظلوموں کی بے بسی اور ظالموں کی سنگدلی دیکھ رہا تھا۔ عنقریب مظلوموں کو بہترین انعامات اور ظالموں کو بدترین عذاب دے دیا جائے گا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۱۰ تا ۱۱

ظالموں کے لیے وعید اور مومنوں کے لیے نوید

بے شک جن لوگوں نے آزمائش میں ڈالا مومن مردوں اور مومن عورتوں کو	إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
پھر انہوں نے توبہ نہیں کی	ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا
تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے	فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ
اور ان کے لیے جلنے کا عذاب ہے۔	وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ⑩
بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا
اور انہوں نے عمل کیے اچھے	وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
ان کے لیے باغات ہیں بہتی ہیں جن کے نیچے سے نہریں	لَهُمْ جَنَّاتُ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
یہی بڑی کامیابی ہے۔	ذَلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ⑪

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ جن بد بختوں نے مومن مردوں اور مومن خواتین کو اذیت دی اور پھر توبہ نہ کی، ان کے لیے جہنم میں بھون دینے والا عذاب ہو گا۔ اس کے برعکس ایسے اہل ایمان جو اچھے اعمال کر رہے ہیں جنت کے اونچے باغات میں ہوں گے جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہیں۔ بلاشبہ ایسی جنت کا حصول ہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بڑی کامیابی سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## آیات ۱۲ تا ۱۶

### اللہ تعالیٰ کی دو شانیں

اے نبی! بے شک آپ کے رب کی پکڑ یقیناً بہت سخت ہے۔	إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ⑫
بے شک وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔	إِنَّهُ هُوَ يُبْدِي وَيُعِيدُ ⑬
اور وہی ہے بہت بخشنے والا، نہایت محبت کرنے والا۔	وَهُوَ الْغَفُورُ الْودودُ ⑭
عرش کا مالک ہے، بڑی شان والا ہے۔	ذُو الْعَرْشِ الْبَهِيمِ ⑮
کر گزرنے والا ہے جو چاہتا ہے۔	فَعَالٌ لِّبَآئِرٍ ⑯

اللہ تعالیٰ کی ایک شان تو یہ ہے کہ اُس کی پکڑ بہت شدید ہے۔ اُسی نے پہلی بار بنایا ہے اور وہ دوبارہ زندہ کر کے ظالموں کو ظلم کا مزا چکھائے گا۔ اُس کی دوسری شان یہ ہے کہ وہ گناہوں سے توبہ کرنے والوں کو بہت بخشنے والا اور نیک لوگوں سے انتہائی محبت کرنے والا ہے۔ عظیم تخت حکومت کا مالک ہے لہذا کوئی اُس کی پکڑ سے بچ نہیں سکتا۔ وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے، جو چاہے سو کر سکتا ہے اور کوئی اُس کے کام میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی شانِ رحمت و بخشش کا مستحق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## آیات ۱۷ تا ۲۲

### سرکش قوموں کے انجام سے عبرت پکڑو

اے نبی! کیا پہنچی ہے آپ کے پاس لشکروں کی خبر۔	هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ⑰
---	-----------------------------------

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۝۱۸	یعنی فرعون اور ثمود کی۔
بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۝۱۹	بلکہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔
وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ۝۲۰	اور اللہ انہیں ہر طرف سے گھیرنے والا ہے۔
بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ۝۲۱	بلکہ وہ ایک بڑی شان والا قرآن ہے۔
فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۝۲۲	لوح محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے۔

۱۲

اللہ تعالیٰ نے ماضی میں کئی سرکش قوموں کو ہلاک کیا۔ فرعون اور قوم ثمود کو عبرت ناک سزا دی جنہیں اپنی طاقت پر ناز تھا۔ افسوس ہے کہ کافران کے برے انجام سے کوئی سبق حاصل نہیں کر رہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر طرف سے گھیرا ہوا ہے۔ وہ بد نصیب قرآن جیسی عظیم کتاب کو جھٹلا رہے ہیں جو لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔ اس عظیم کتاب کو جھٹلانے کا برا نتیجہ جلد ان کے سامنے آجائے گا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ طارق

آخرت کے حوالے سے شبہات کا جواب

اس سورہ مبارکہ میں اُن شبہات کا جواب دیا گیا ہے جو ایمان بالآخرت کے حوالے سے پیش کیے جاتے ہیں۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۱۰ آخرت کے بارے میں شبہات کا جواب
- آیات ۱۱ تا ۱۷ قرآن فیصلہ کن کلام ہے

آیات ۱ تا ۱۰

ایمان بالآخرت کے حوالے سے چار شبہات کا جواب

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ①	قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی۔
وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ②	اور تم کیا جانو کیا ہے رات کو آنے والا؟
النَّجْمُ الثَّاقِبُ ③	وہ چمکتا ہوا ستارہ ہے۔
إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّبَّاءٌ عَلَيْهَا حَافِظٌ ④	نہیں کوئی جان مگر اُس پر ایک نگران ہے۔
فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ⑤	پس چاہیے کہ دیکھے انسان وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟
خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ ⑥	وہ پیدا کیا گیا ہے اچھلتے ہوئے پانی سے۔
يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ⑦	جو نکلتا ہے پیٹھ اور پسلیوں کے درمیان سے۔
إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ⑧	بے شک وہ (اللہ) اُس کے دوبارہ پیدا کرنے پر یقیناً قادر ہے۔

یَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ①	جس دن جانچے جائیں گے تمام راز۔
فَبَالَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ②	تو نہیں ہوگی اُس کے پاس کوئی قوت اور نہ ہی کوئی مددگار۔

ان آیات میں ایمان بالآخرت کے حوالے سے چار شبہات کا جواب دیا گیا:

- i- کیسے ممکن ہے کہ ہر انسان کی نگرانی کی جارہی ہو اور اُس کا ہر عمل لکھا جا رہا ہو؟ جواب دیا گیا کہ جس طرح آسمان اور اُس پر موجود چمکتے ہوئے ستارے ہر وقت زمین پر نگران کی طرح نظر رکھتے ہیں، اسی طرح ہر انسان پر بھی نگران فرشتے موجود ہیں جو اُس کے ہر عمل کو لکھ رہے ہیں۔
- ii- کیا انسان کو دوبارہ پیدا کرنا ممکن ہے؟ جواب دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی بار انسان کو اچھلتے ہوئے ناپاک پانی سے پیدا کیا۔ وہ پانی جو ریڑھ کی ہڈی اور پسلیوں کے درمیان پیدا ہو کر فوطوں (Testicles) میں آجاتا ہے۔ پہلی بار اس طرح سے پیدا کرنے والا خالق انسان کو دوبارہ بھی پیدا کرنے پر قادر ہے۔
- iii- کیا اللہ تعالیٰ انسان کی ہر چھوٹی سے چھوٹی بات سے بھی واقف ہے؟ جواب دیا گیا کہ چھوٹی بات کیا وہ تو انسان کی نیت، ارادے اور سینوں میں پوشیدہ رازوں سے بھی واقف ہے۔ روز قیامت اُس کے اعمال کا جائزہ اُس کی نیت، ارادے اور پوشیدہ مقاصد کی بنا پر ہی لیا جائے گا۔
- iv- آخرت میں کسی کی سفارش گناہگار انسان کو عذاب سے بچالے گی۔ جواب دیا گیا کہ اُس روز اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی قوت اور کوئی مددگار انسان کو اُس کی پکڑ سے نہ بچا سکے گا۔

### آیات ۱۱ تا ۱۷

### قرآن حکیم ایک فیصلہ کن کتاب ہے

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ①	قسم ہے آسمان کی جو بار بار بارش برسانے والا ہے۔
--------------------------------	---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ⑫	اور زمین کی جو پھٹنے والی ہے۔
إِنَّهُ لَقَوْلُ فَصْلٍ ⑬	بے شک یہ (قرآن) فیصلہ کن کلام ہے۔
وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ⑭	اور یہ نہیں ہے کوئی ہنسی کی بات۔
إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ⑮	بے شک وہ سازش کر رہے ہیں ایک سازش۔
وَ أَكِيدُ كَيْدًا ⑯	اور میں تدبیر کر رہا ہوں ایک تدبیر۔
فَمَهْلِ الْكَافِرِينَ	پس اے نبیؐ مہلت دیجیے کافروں کو
أَمْ هَلْهُمْ دُوْدًا ⑰	مہلت دیجیے انہیں تھوڑی سی مہلت۔

ع

یہ آیات اُس آسمان کو گواہ بنا کر جو بار بار بارش لاتا ہے اور اُس زمین کی قسم کھا کر جو بارش کے پانی کو جذب کر کے دوبارہ زندہ ہو جاتی ہے، آگاہ کر رہی ہیں کہ قرآن حکیم ایک فیصلہ کن کتاب ہے اور یہ ہرگز کوئی بے مقصد کلام نہیں۔ جو اس کتاب کی قدر کرے گا وہ سرخرو ہو گا اور جو اس کی ناقدری کرے گا وہ ناکام و نامراد ہو گا۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ (مسلم)

"بے شک اللہ عروج دے گا اس کتاب (قرآن) کے ذریعہ قوموں کو اور پست کر دے گا اس کتاب (کو چھوڑنے) کی وجہ سے دوسروں کو۔"

قرآن حکیم کو جھٹلانے والے بڑی بڑی سازشیں کر رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بھی اپنی تدبیر فرما رہا ہے۔ کافروں کے لیے محض چند دن کی مہلت ہے۔ یہ دنیا اُن کے لیے چار دن کی چاندنی ہے۔ اس کے بعد ابدی اندھیری رات اُن کا مقدر بننے والی ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورۃ اعلیٰ

ذکر، صبر اور تذکیر کی تلقین

اس سورہ مبارکہ میں نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کا مضمون ہے اور انہیں مخالفانہ اور حوصلہ شکن فضا میں ذکر، صبر اور تذکیر یعنی یاد دہانی کراتے رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

ذکر اور صبر کی تلقین

• آیات ۸ تا ۱۹

تذکیر کا حکم

• آیات ۱۹ تا ۲۹

## آیات ۸ تا ۱۹

ذکر اور صبر کی تلقین

اے نبی! تسبیح کیجئے اپنے اُس رب کے نام کی جو سب سے بلند ہے۔	سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ①
وہ جس نے پیدا کیا اور درست کیا۔	الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى ①
اور جس نے تقدیر بنائی اور ہدایت دی۔	وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَى ②
اور جس نے نکالا چارہ۔	وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَى ③
پھر اُس نے کر دیا اُسے سیاہ کوڑا۔	فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَى ⑤
اے نبی! ہم پڑھا دیں گے آپ کو تو آپ نہیں بھولیں گے۔	سَنُقَرِّئُكَ فَلَا تَنْسَى ①

إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ	سوائے اُس کے جو چاہے اللہ
إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ	بے شک وہ جانتا ہے کھلی بات کو
وَمَا يَخْفَى ①	اور اس بات کو بھی جو چھپی ہوئی ہے۔
وَيُسِّرْكَ لِيُسْرَى ①	اور ہم سہولت دیں گے آپ کو آسان راستے کی۔

نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ اُس رب کے نام کی تسبیح کرتے رہیں جو بہت ہی بلند و بالا ہے۔ اُس نے ہر کام میں ایک تدریج رکھی ہے۔ انسان اور حیوانات کو مختلف مراحل سے گزار کر بنایا، سنوارا اور پھر ہر نوع اور ہر جنس کی تقدیر طے کر دی۔ اُسی نے سبزہ پیدا کیا، پھر اُسے رفتہ رفتہ گہرا سبز اور پھر بالکل ہی سیاہ کوڑا کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ کو نصیحت کی گئی کہ آپ صبر کریں اور جلدی نہ کریں۔ عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو بھی پورا قرآن پڑھوادے گا اور آپ اُسے نہیں بھولیں گے سوائے اُس کے جو اللہ تعالیٰ خود ہی منسوخ کر دے۔ وہ ہر ظاہر و پوشیدہ شے سے واقف و باخبر ہے۔ آپ پر جو مشکلات گزر رہی ہیں وہ انہیں بھی جانتا ہے۔ عنقریب وہ آپ کی مشکلات کو بھی آسان کر دے گا اور آپ کے لیے کامیابیوں کے راستے کھول دے گا۔

### آیات ۹ تا ۱۳

### یاد دہانی کرانے کا حکم

فَذَكِّرْ	پس اے نبی! یاد دہانی کراتے رہیے
إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَى ①	اگر فائدہ دے یاد دہانی کرانا۔
سَيَذَكَّرُ مَنْ يَخْشَى ①	جلد ہی نصیحت حاصل کر لے گا وہ جو ڈرتا ہے۔
وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ①	اور دور رہے گا اس سے وہ جو بڑا بد نصیب ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وہ جو داخل ہو گا سب سے بڑی آگ میں۔	اَلَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَى ⑫
پھر وہ نہ مرے گا اس میں اور نہ زندہ رہے گا۔	ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَى ⑬

نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ لوگوں کو مسلسل یاد دہانی کراتے رہیں۔ جس شخص کے دل میں بھی خوفِ خدا ہو وہ یاد دہانی سے اپنی اصلاح کر لیتا ہے۔ البتہ بڑا ہی بد بخت ہے وہ بد نصیب جو یاد دہانی سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ ایسے لوگ ایک بڑی آگ کا ابدِ ہن بنیں گے۔ اس آگ میں ایسی بری حالت میں ہوں گے کہ نہ مر سکیں گے کہ عذاب سے بچ جائیں نہ ہی ایسے زندوں میں شمار ہوں گے جو جینے کا لطف اٹھا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بد بختی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۱۳ تا ۱۹

### ابدی کامیابی کسے ملے گی؟

یقیناً کامیاب ہو گیا وہ جو پاک ہو گیا۔	قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى ⑭
اور ذکر کرتا رہا اپنے رب کے نام کا پھر پڑھتا رہا نماز۔	وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ⑮
بلکہ تم لوگ ترجیح دیتے ہو دنیا کی زندگی کو۔	بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ⑯
حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔	وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى ⑰
بے شک یہ بات یقیناً پہلے صحیفوں میں ہے۔	إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَى ⑱
ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔	صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى ⑲

آخرت میں ابدی کامیابی اُسے ملے گی جس نے اپنے نفس کو دنیا کی محبت سے پاک کیا اور اُسے اللہ تعالیٰ کی محبت اور آخرت کی فکر سے معمور کر دیا۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا اور نمازیں ادا کرتا رہا۔ بغیر نفس کی پاکیزگی کے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کی ادائیگی کے روحانی اثرات حاصل نہیں ہوتے۔ بقول اقبال

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



جو میں سر بسجودہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا

تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

المیہ یہ ہے کہ انسانوں کی اکثریت آخرت کی فکر اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے بجائے دنیا کی عارضی اور گھٹیا لذتوں کو ترجیح دیتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آخرت کی نعمتیں بہت ہی اعلیٰ اور دائمی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حقیقت تمام سابقہ صحیفوں میں بھی بیان کی تھی۔ خاص طور پر سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا موسیٰؑ کے صحیفوں میں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حقیقت پر یقین کرنے اور اس کے مطابق اپنی محبت اور آخرت کی کامیابی کو ترجیح دینے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ غاشیہ

توحید اور آخرت کی یاد دہانی

اس سورہ مبارکہ میں توحید اور آخرت کی یاد دہانی بڑے مؤثر اسلوب میں کرائی گئی ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۷ گناہگاروں کا برا انجام
- آیات ۸ تا ۱۶ نیکوکاروں کا حسین انجام
- آیات ۱۷ تا ۲۶ اللہ تعالیٰ کی قدرت و جلال کی یاد دہانی

## آیات ۱ تا ۷

## گناہگاروں کا برا انجام

اے نبی! کیا آگئی آپ کے پاس خبر چھا جانے والی کی۔	هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ①
کئی چہرے اُس دن (ذلت کے مارے) جھک جانے والے ہوں گے۔	وَجُوهٌ يُّوْمٍ مِّنْ خَاشِعَةٍ ①
محنت کرنے والے، تھک جانے والے۔	عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ②
داخل ہوں گے تیز گرم آگ میں۔	تَصْلٰی نَارًا حَامِيَةً ③
انہیں پلایا جائے گا کھولتے ہوئے چشمے سے۔	تُسْقٰی مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ④
نہیں ہو گا اُن کے لیے کھانا مگر کانٹے والے درخت سے۔	لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ⑤
جونہ موٹا کرے گا	لَا يُسَبِّحُ ⑥

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَا يُغْنِي عَنْهُ جُوعٌ ۝

اور نہ کام آئے گا بھوک مٹانے میں۔

روزِ قیامت گناہگاروں کے چہرے شرم اور ذلت کے مارے جھکے ہوئے ہوں گے۔ دنیا کی عارضی لذتوں کے حصول کے لیے کی گئی محنت کی وجہ سے مشقت اور تھکان کے آثار اُن کے چہروں پر نمایاں ہوں گے۔ پھر یہ بدنصیب چہرے جہنم کی دکھتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔ وہاں اُن کا مشروب کھولتا ہوا پانی اور غذا کانٹے دار جھاڑی ہوگی۔ ایسی غذا جو گلے میں اٹک جائے گی لہذا نہ بھوک مٹائے گی اور نہ تقویت دے گی۔ اللہ تعالیٰ اس انجامِ بد سے ہمیں محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۸ تا ۱۶

نیکوکاروں کا حسین انجام

وَجُودُهُ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝	کئی چہرے اُس دن رونق والے ہوں گے۔
لِسَعِيدٍ رَاضِيَةٌ ۝	اپنی کوشش پر خوش ہوں گے۔
فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝	بلند جنت میں ہوں گے۔
لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاحِيَةً ۝	نہ سنیں گے اُس میں کوئی بے مقصد بات۔
فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝	اُس میں ایک بہتا ہوا چشمہ ہے۔
فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۝	اُس میں اونچے اونچے تخت ہیں۔
وَأَكْوَابُ مَوْضُوعَةٌ ۝	اور چنے ہوئے پیالے ہیں۔
وَنَبَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝	اور قطاروں میں لگے گاؤتکیے ہیں۔
وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۝	اور بچھائے ہوئے قیمتی قالین ہیں۔

روزِ قیامت نیک لوگوں کے چہرے نعمتوں کے آثار کی وجہ سے روشن اور دھکتے ہوئے ہوں گے۔ وہ دنیا میں کی گئی اپنی محنتوں پر مطمئن اور خوش ہوں گے۔ بقول حافظ شیرازی

حاصلِ عمر ثارِ رہِ یارے کردم

شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم

"میں نے اپنی زندگی کا کل سرمایہ محبوب کی راہ میں نچھاور کر دیا۔ میں خوش ہوں اپنی بیتی ہوئی زندگی سے کہ میں نے وہی کیا جو مجھے کرنا چاہیے تھا۔"

ان خوش نصیبوں کو انعام کے طور پر اونچا باغ رہائش کے لیے عطا کیا جائے گا۔ اُس باغ میں وہ کوئی بے مقصد اور غیر شائستہ بات نہ سنیں گے۔ وہاں خوش ذائقہ مشروب کا چشمہ رواں ہوگا۔ اونچے اونچے تخت بچھے ہوئے ہوں گے اور عمدہ کھانے چنے ہوئے ہوں گے۔ قالین بچھے ہوئے ہوں گے اور اُن پر ٹیک لگانے کے لیے جابجائیے سجے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ نعمتیں عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۲۶ تا ۲۷

#### اللہ تعالیٰ کی قدرت و جلال کی یاد دہانی

تو کیا وہ نہیں دیکھتے اونٹوں کی طرف کہ وہ کیسے پیدا کیے گئے۔	أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿٢٦﴾
اور آسمان کی طرف کہ وہ کیسے بلند کیا گیا۔	وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿٢٧﴾
اور پہاڑوں کی طرف کہ وہ کیسے نصب کیے گئے۔	وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿٢٨﴾
اور زمین کی طرف کہ وہ کیسے بچھا دی گئی۔	وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٩﴾
پس اے نبی! یاد دہانی کراتے رہیے	فَذَكِّرْ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

بے شک آپ صرف یاد دہانی کرانے والے ہیں۔	إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ۚ (۲۱)
نہیں ہیں آپ ان پر نگران۔	لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۚ (۲۲)
مگر جس نے رخ پھیرا اور کفر کیا۔	إِلَّا مَنْ تَوَلَّى وَكَفَرَ ۚ (۲۳)
تو عذاب دے گا اُسے اللہ سب سے بڑا عذاب۔	فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۚ (۲۴)
بے شک ہماری طرف اُن کا لوٹ کر آنا ہے۔	إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۚ (۲۵)
پھر بے شک ہمارے ذمے ہے اُن سے حساب لینا۔	ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۚ (۲۶)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے حسب ذیل مظاہر سے اُس کی معرفت کی یاد دہانی کرائی گئی ہے :

i- اونٹ جسے اللہ تعالیٰ نے صحرا کے سفر کے حوالے سے کتنا موزوں بنایا ہے۔

ii- آسمان جسے اللہ تعالیٰ نے کیسی بلندی تک اٹھایا ہے۔

iii- پہاڑ جسے اللہ تعالیٰ نے کیسے مضبوطی سے زمین میں جمادیا ہے۔

iv- زمین جسے اللہ تعالیٰ نے کس ہمواری سے بچھا دیا ہے۔

نبی کریم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ وہ مظاہر قدرت پر غور کی دعوت دے کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کی یاد دہانی کراتے رہیں۔ آپ ﷺ کی ذمہ داری صرف یاد دہانی کرنا ہی ہے۔ جسے معرفت الہی حاصل ہوگئی وہ خوش نصیب ہے۔ جن بد نصیبوں نے یاد دہانی سے رخ پھیر لیا اور اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرتوں کا انکار کیا تو وہ انہیں بہت بڑے عذاب سے دوچار کرے گا۔ انہیں بالآخر اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہونا ہے اور پھر اُسی نے اُن سے حساب لینا ہے۔

اللَّهُمَّ حَاسِبْنَا حِسَابًا يَسِيرًا

"اے اللہ! ہمارا حساب کرنا، آسان حساب"۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ فجر

دنیا پرستوں کی شدید مذمت کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں ایسے کردار کی شدید مذمت کی گئی ہے جس کا مطلوب و مقصود صرف اور صرف دنیا ہی کی عارضی اور گھٹیا لذتیں، سہولیات اور آسائشیں ہیں۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۵ روحانی فیوض و برکات عطا کیے جانے کے اوقات
- آیات ۲۶ تا ۲۹ دنیا پرستوں کی شدید مذمت
- آیات ۳۰ تا ۳۲ خدا پرستی کا عظیم بدلہ

## آیات ۱ تا ۵

روحانی فیوض و برکات عطا کیے جانے کے اوقات

وَالْفَجْرِ ①	قسم ہے فجر کی۔
وَاللَّيْلِ عَشْرِ ②	اور دس راتوں کی۔
وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ③	اور جفت اور طاق کی۔
وَاللَّيْلِ إِذَا يَسِرُّ ④	اور رات کی جب وہ جانے لگے۔
هَلْ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرِ ⑤	کیا ہے اس میں کوئی قسم عقل رکھنے والے کے لیے؟

ان آیات میں چار ایسے اوقات کا بیان ہے جن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحانی فیوض و برکات عام ہوتے ہیں اور تھوڑی سی عبادت کا کثیر ثواب حاصل ہوتا ہے :

i- فجر کا وقت کہ جس میں قرآن کریم کی تلاوت کئی فیوض و برکات کے حصول کا ذریعہ بنتی ہے :

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا (بنی اسرائیل آیت ۷۸)

"اور (اے نبی ﷺ!) اہتمام کیجئے فجر کے وقت قرآن پڑھنے کا۔ بلاشبہ فجر کے قرآن پڑھنے کا وقت حضوری کا وقت ہوتا ہے۔"

-ii ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں کہ جن میں عبادات کا ثواب کئی گنا بڑھا کر دیا جاتا ہے۔

-iii رمضان کا آخری عشرہ جس کی طاق راتوں میں سے ایک رات شب قدر ہے۔

-iv رات کا آخری پہر جس کے بارے میں مسلم شریف کی ایک روایت ہے کہ اس وقت سماء دنیا پر اللہ تعالیٰ کی خاص

تجلیات کا ظہور ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ پکارتا ہے : هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ؟

"ہے کوئی مانگنے والا کہ اُس کو عطا کیا جائے؟ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اُس کی دعا پوری کی جائے؟ ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا کہ اُس کو بخش دیا جائے؟"

اللہ تعالیٰ ہمیں ان اوقات میں اپنی ذاتِ مبارکہ سے لو لگانے اور زیادہ سے زیادہ ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۶ تا ۱۴

#### دنیا پرست قوموں کی تباہی

اے نبی! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ کس طرح کیا آپ کے رب نے عاد کے ساتھ؟	أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ①
یعنی ارم کے ساتھ جو ستونوں والا (شہر) تھا۔	إِذْ مَرَّ ذَاتِ الْعِمَادِ ②
وہ (قوم) کہ نہیں پیدا کیا گیا کوئی اُس جیسا شہروں میں۔	الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ③
اور (کس طرح کیا) ثمود کے ساتھ جنہوں نے	وَتَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ④

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

تراشا چٹانوں کو وادیوں میں۔	
اور (کس طرح کیا) فرعون کے ساتھ جو میخوں والا تھا۔	وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ⑩
وہ لوگ جو حد سے گزر گئے شہروں میں۔	الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ⑪
پس انہوں نے بہت پھیلا یا اُن میں فساد۔	فَاكْثَرُوا فِيهَا الْفُسَادَ ⑫
تو برسیا اُن پر آپ ﷺ کے رب نے عذاب کا کوڑا۔	فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ⑬
بے شک آپ کا رب یقیناً نظر رکھے ہوئے ہے (سرکشوں پر)۔	إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْبُرْصَادِ ⑭

یہ آیات تین دنیا پرست قوموں کی تباہی کی داستان بیان کر رہی ہیں :

- i- بے مثال قوت رکھنے والی قوم عاد کہ جس نے ارم کے نام سے جنت بنائی جس میں اونچے اونچے ستونوں والے محلات تھے۔  
 ii- قوم ثمود کہ جس نے غالباً پہلی بار چٹانوں کو تراش تراش کر کشادہ گھر بنائے۔  
 iii- فرعون کہ جس نے زمین پر میخوں کی طرح گڑے ہوئے احرام مصر تعمیر کیے۔  
 ان تینوں قوموں نے سرکشی کی اور شہروں کو فتنہ و فساد سے بھر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر شدید عذاب کا کوڑا برسیا اور اُنہیں برباد کر کے عبرت کا نشان بنا دیا۔ جو لوگ آج زمین میں فتنہ و فساد پھیلا رہے ہیں جان لیں کہ اللہ تعالیٰ اُن پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ باز نہ آئے تو اچانک اُس کے عذاب کا شکار ہو جائیں گے۔

### آیات ۱۵ تا ۱۶

### آزمائش و امتحان کی دو صورتیں

پس وہ جو ہے انسان کہ جب کبھی بھی آزماتا ہے اُسے اُس کا رب	فَإِمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ
---	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



فَاكْرَمَهُ	پھر عزت بخشا ہے اُسے
وَنَعَّمَهُ	اور نعمت دیتا ہے اُسے
فَيَقُولُ رَبِّيَّ اَكْرَمَنِي ⑤	تو وہ کہتا ہے میرے رب نے عزت بخشی ہے مجھے۔
وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلَاهُ	اور وہ جو ہے کہ جب کبھی بھی اُس کا رب آزماتا ہے اُسے
فَقَدَّرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ	پھر تنگ کر دیتا ہے اُس پر اُس کا رزق
فَيَقُولُ رَبِّيَّ اَهَانَنِي ⑥	تو وہ کہتا ہے میرے رب نے ذلیل کر دیا مجھے۔

اللہ تعالیٰ انسان کی آزمائش دو صورتوں سے کرتا ہے۔ کبھی نعمتوں کی فراوانی کر کے شکر کا امتحان لیتا ہے اور کبھی رزق کی تنگی کر کے یا نعمتیں چھین کر صبر کا امتحان لیتا ہے۔ دنیا پرست انسان نعمتوں کی فراوانی کو اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کی علامت اور باعث عزت سمجھتا ہے۔ نعمتوں کے زوال کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا نتیجہ اور اپنے لیے باعث ذلت سمجھتا ہے۔ حقیقت میں نہ وہ عزت ہے اور نہ یہ ذلت۔ یہ دونوں صورتیں آزمائش کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نعمتوں پر شکر اور اگر کوئی مشکل آ ہی جائے تو اُس پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! حدیث مبارکہ ہے:

عَجَبًا لِمَنِ الْمُؤْمِنُ اِنَّ اَمْرًا كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءٌ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهِ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءٌ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهِ (مسلم)

"مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اُس کے ہر معاملے میں خیر ہے اور یہ چیز مومن کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں، اگر اُسے نعمت ملے وہ شکر کرتا ہے تو یہ اُس کے لئے بہتر ہے اور اگر اُسے تکلیف پہنچے وہ صبر کرتا ہے تو یہ اُس کے لئے بہتر ہے۔"

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۲۰ تا ۲۱

## دنیا پر ستوں کی روش

کَلَّا بَلْ لَا تُكْرُمُونَ الْيَتِيمَ ①	ہر گز نہیں! بلکہ تم عزت نہیں کرتے یتیم کی۔
وَلَا تَحْضُونَ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ ②	اور نہ تم آپس میں ترغیب دیتے ہو مسکین کو کھانا کھلانے کی۔
وَتَأْكُلُونَ الثَّرَاثَ أَكْلًا لَهًّا ③	اور کھا جاتے ہو وراثت کا مال بالکل ہی سمیٹ کر۔
وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَهًّا ④	اور محبت کرتے ہو مال سے خوب جی بھر کر۔

دنیا پر ست مالداروں کی عزت کرتے ہیں لیکن یتیموں کو کسی خاطر میں نہیں لاتے۔ اُن کے نزدیک باعزت ہونے اور کسی کی عزت کرنے کا معیار صرف دولت ہے۔ وہ مالداروں کے لیے پر تکلف ضیافتوں کا اہتمام کرتے ہیں لیکن غرباء و مساکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔ دوسرے وارثوں کو محروم کر کے وراثت کے سارے مال پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ مال و دولت سے خوب محبت کرتے ہیں۔ حلال و حرام کی تمیز کیے بغیر مال جمع کرنے کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس گھٹیا روش سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

## آیات ۲۱ تا ۲۶

## دنیا اور دنیا پرستی کا انجام

کَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ⑤	ہر گز نہیں! جب ہموار کردی جائے گی زمین کوٹ کوٹ کر۔
وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ⑥	اور اے نبی! آئے گا آپ کا رب اور فرشتے بھی صف در صف۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

صف۔	
اور لائی جائے گی اُس دن جہنم	وَجَائِيَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ
اُس دن سمجھ جائے گا انسان	يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ
اور کہاں فائدہ دے گا اُسے اب سمجھنا۔	وَإِنِّي لَهُ الذِّكْرَىٰ ۝۲۱
کہے گا اے کاش! میں نے آگے بھیجا ہوتا اپنی زندگی کے لیے۔	يَقُولُ يَلَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ۝۲۲
اور نہیں جکڑے گا اللہ کے جکڑنے جیسا کوئی ایک بھی۔	وَلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ۝۲۳

عنقریب اللہ تعالیٰ زمین کو کوٹ کوٹ کر بالکل برابر کر دے گا۔ زمین کے ساتھ ہی اس پر موجود تمام مال و اسباب، جائیدادیں اور آرام دہ گھر سب ہی مٹا دیے جائیں گے۔ پھر زمین پر کی گئی دنیا پرستی کا بدلہ چکانے کے لیے اللہ تعالیٰ زمین پر نزول فرمائیں گے۔ اُس کے احکامات کے نفاذ کے لیے فرشتے بھی صف در صف زمین پر اتریں گے۔ دنیا پرستوں کو سزا دینے کے لیے جہنم بھی قریب ہی لے آئی جائے گی۔ اُس روز دنیا دار انسان افسوس کرے گا کہ وہ کس دنیا کے پیچھے مرتا رہا لیکن اب اس افسوس کا کیا فائدہ؟ وہ حسرت سے کہے گا کہ اے کاش میں نے اصل زندگی یعنی آخرت کے لیے کچھ تیاری کی ہوتی۔ اُس روز اللہ تعالیٰ اُسے اس طرح جکڑے گا جس طرح کوئی اور نہیں جکڑ سکتا۔ پھر وہ اُسے ایسا عذاب دے گا جیسا عذاب کوئی اور نہیں دے سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا پرستی اور اُس کے برے انجام سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۷ تا ۳۰

خدا پرستی کا عظیم بدلہ

اے اطمینان پا جانے والی جان۔	يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْبَطِينَةُ ۝۲۴
------------------------------	---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

لُوطٍ آتَيْنَاهُ رَبِّكَ	لوٹ آ اپنے رب کی طرف
رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝۲۸	راضی ہو کر، پسندیدہ ہو کر۔
فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝۲۹	پس داخل ہو جا میرے بندوں میں۔
وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝۳۰	اور داخل ہو جا میری جنت میں۔

وہ خدا پرست انسان جس کا مطلوب و مقصود دنیا نہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول تھا، اپنی اس ترجیح پر روزِ قیامت بہت ہی مطمئن ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے بشارت دیں گے تمہارا مقصود حاصل ہوا۔ میں تم سے راضی ہوں اور اب تمہیں وہ نعمتیں دوں گا کہ تم بھی خوش ہو جاؤ گے۔ آؤ میرے مقرب بندوں میں شامل ہو جاؤ اور میری نعمتوں بھری جنت سے خوب فیض اور لذتیں حاصل کرو۔ اے اللہ! ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم تیری ذاتِ مبارکہ کو اپنا مطلوب و مقصود بنالیں اور تیری رضا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ آمین !

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ بلد

اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ و خیرات کی پسندیدہ صورت کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں ایسے کردار کی مذمت کی گئی ہے جو اپنے صدقہ و خیرات کا چرچا کرتا ہے اور واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی راہ میں کون سا صدقہ و خیرات مطلوب ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۴ انسان کی پر مشقت زندگی کا ذکر
- آیات ۵ تا ۱۰ ناپسندیدہ صدقہ و خیرات
- آیات ۱۱ تا ۱۶ پسندیدہ صدقہ و خیرات
- آیات ۱۷ تا ۲۰ قرب الہی کے حصول کے لیے سلوک قرآنی

آیات ۱ تا ۴

انسان بڑی مشقت میں ہے

لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ①	نہیں، میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔
وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ②	اور اے نبی! آپ حلال (سمجھ لیے گئے) ہیں اس شہر میں۔
وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ③	قسم ہے والد کی اور اُس کی جو اُس نے جنا۔
لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ④	یقیناً ہم نے پیدا کیا ہے انسان کو مشقت میں۔

ان آیات میں قسمیں کھا کر یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ انسان بڑی مشقت میں ہے۔ بقول شاعر

قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں؟

انسان کی مشقت ظاہر کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ کی مثال دی گئی جن پر شہر مکہ میں ہر طرح کے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے۔ آپ ﷺ کا اپنا فرمان ہے کہ مجھے اللہ کی راہ میں تمام انبیاء سے زیادہ تکالیف جھیلنی پڑیں۔ پھر والدین اور اولاد کے رشتہ کو انسانی تکالیف پر دلیل کے طور پر پیش کیا گیا۔ بلاشبہ اولاد کی پیدائش، پرورش اور تربیت کے لیے والدین کو سخت محنت کرنا پڑتی ہے۔ پھر اُن کی معاش، مستقبل کی فکر اور شادی بیاہ کے معاملات انسان کو پریشان رکھتے ہیں۔ اگر اولاد کسی بھی اعتبار سے سکھ میں نہ ہو تو والدین کی نیند حرام ہو جاتی ہے۔ اگر خدا نخواستہ اولاد نالائق یا نافرمان ہو تو یہ دکھ انسان کے لیے ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مشقتوں کو آسان فرمائے اور ہر حال میں ہمیں صبر و استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۵ تا ۱۰

#### نالپسندیدہ صدقہ و خیرات

ایَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ⑤	کیا انسان سمجھتا ہے کہ ہر گز اختیار نہ رکھے گا اُس پر کوئی ایک بھی۔
يَقُولُ اَهْلَكْتُ مَا لَا لُبِّدَا ⑥	وہ کہتا ہے میں نے لٹا دیا ڈھیروں مال۔
اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهُ اَحَدٌ ④	کیا وہ سمجھتا ہے کہ نہیں دیکھا اُسے کسی نے بھی۔
اَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ⑧	کیا ہم نے نہیں بنائیں اُس کے لیے دو آنکھیں۔
وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ⑨	اور زبان اور دو ہونٹ۔
وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ⑩	اور ہم نے دکھا دیے اُسے دو واضح راستے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ آیات ایک ایسے کردار کی شدید مذمت کر رہی ہیں جو بڑے تکبر سے دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال صدقہ و خیرات کیا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ اُسے دیکھ نہیں رہا؟ کیا وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں نہیں اور اُس کے سامنے لاچار اور بے بس نہیں؟ پھر تکبر کرنے کا کیا جواز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو اُس پر بے شمار احسانات کیے ہیں۔ اُسے حق کی معرفت حاصل کرنے کے لیے دو آنکھیں دی ہیں جن سے مظاہر قدرت کو دیکھ کر اپنے باطن کو ایمان و یقین سے منور کر سکتا ہے۔ زبان اور دو ہونٹ دیے ہیں جن سے حق کا اعتراف کر سکتا ہے۔ اُسے نیکی اور بدی کی راہ کا فہم دے دیا ہے۔ اُس کے لیے خیر اسی میں ہے کہ نیکی کی راہ اختیار کرے اور ہر نیکی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق اور اُس کی رضا کے حصول کے لیے انجام دے۔ نہ دکھاوا کرے اور نہ ہی نیکی پر تکبر کرے۔

### آیات ۱۱ تا ۱۶

#### پسندیدہ صدقہ و خیرات

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ⑪	پس وہ داخل ہی نہ ہوا ایک مشکل گھاٹی میں۔
وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ⑫	اور تم کیا جانو کیا ہے وہ مشکل گھاٹی؟
فَكَرَّ رَءْیًا ⑬	وہ گردن چھڑانا ہے۔
اَوْ اطْعَمْتُ فِيْ یَوْمِ ذِیْ مَسْجَبَةٍ ⑭	یا کھانا کھلانا ہے ایک ایسے دن میں جو بھوک (یعنی قحط) والا ہو۔
یَتَبَسَّ ذَا مَقْرَبَةٍ ⑮	ایسے یتیم کو جو قرابت دار ہو۔
اَوْ مَسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ⑯	یا ایسے مسکین کو جو (غربت کے مارے) خاک میں رل رہا ہو۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ صدقہ و خیرات یہ ہے کہ پورے خلوص کے ساتھ ناداروں کی مدد کی جائے۔ غلاموں، مقروضوں یا جس پر تاوان آگیا ہو اُس کی گردن آزاد کرائی جائے۔ بھوکوں کو کھانا کھلایا جائے اور خاص طور پر یہ کارِ خیر اُس وقت کیا جائے جب خوراک کی قلت ہو۔ یتیم کی سرپرستی کی جائے بالخصوص اُس کی جو قرابت دار بھی ہو۔ محتاجوں کی مدد کی جائے اور خصوصاً خاک میں رلنے والے یعنی انتہائی مفلس مسکین کو سہارا دیا جائے۔ گویا ایسے ناداروں کی مدد کی جائے جن سے دنیا میں کسی بدلہ کی اُمید نہ ہو۔ اُن کی مدد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کے اجر و ثواب کے لیے کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی حیثیت و توفیق دے کہ ہم خلوص کے ساتھ ناداروں کی مدد کرتے رہیں۔ آمین!

### آیات ۲۰ تا ۲۱

### قربِ الہی کے حصول کے لیے سلوکِ قرآنی

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا	پھر وہ ہو اُن لوگوں میں سے جو ایمان لائے
وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ	اور جنہوں نے ایک دوسرے کو وصیت کی صبر کی
وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ⑫	اور ایک دوسرے کو وصیت کی صبر کرنے کی۔
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ⑬	یہی لوگ دائیں ہاتھ والے ہیں۔
وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا	اور جن لوگوں نے انکار کیا ہماری آیات کا
هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ⑭	وہی بائیں ہاتھ والے ہیں۔
عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤَصَّدَةٌ ⑮	اُن پر (ہر طرف سے) چھائی ہوگی بند کی ہوئی آگ۔



قربِ الہی کے حصول کے لیے سلوکِ قرآنی یہ ہے کہ پہلے دل کو دنیا کی محبت سے خالی کیا جائے۔ دنیا کی محبت کا سب سے بڑا مظہر ہے مال کی محبت۔ اگر مال اللہ کی راہ میں خرچ کر کے دل کی صفائی کر دی جائے تو اب اُس کی قربت حاصل ہو جاتی ہے۔ بقول خواجہ عزیز الحسن مجذوب

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی

اب تو آجا، اب تو خلوت ہو گئی

اب انسان کا دل ایمانی کیفیات سے منور ہو گا۔ ایسے لوگ اگر معاشرے کی اصلاح اور اخلاقی پاکیزگی کے لیے دوسروں کو بھی حق پر صبر و استقامت کے ساتھ ڈٹے رہنے اور انسانی ہمدردی کی ترغیب دیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں روزِ قیامت بہترین بدلہ یعنی جنت کی نعمتیں عطا فرمائے گا۔ اس کے برعکس جو بد نصیب قرآنِ حکیم کی واضح رہنمائی کو نظر انداز کرتے ہیں اور اس کے برعکس روش اختیار کرتے ہیں تو انہیں ایسی جہنم کے عذاب کا مزہ چکھنا ہو گا جس میں ہر طرف سے چھائی ہوئی آگ ان پر مسلط ہو گی۔ -

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

سورة الشمس

کون کامیاب ہے اور کون ناکام؟

اس سورہ مبارکہ میں واضح کیا گیا کہ جس شخص نے روح کے تقاضوں کو جسمانی تقاضوں پر فوقیت دے کر تزکیہٴ نفس کر لیا وہ کامیاب ہے۔ اس کے برعکس جس نے نفسانی خواہشات کو ترجیح دیتے ہوئے روح کو خاک کی وجود میں دفن کر دیا وہ ناکام ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱۰ تا ۱۰ کامیابی اور ناکامی کی وضاحت
- آیات ۱۵ تا ۱۵ ایک ناکام قوم کی عبرت ناک مثال

## آیات ۱ تا ۱۰

## کامیابی اور ناکامی کی وضاحت

وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا ①	قسم ہے سورج کی اور اُس کی دھوپ کی۔
وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَّهَا ②	اور چاند کی جب وہ پیچھے آئے اُس کے۔
وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّهَا ③	اور دن کی جب وہ اُسے ظاہر کر دے۔
وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ④	اور رات کی جب وہ اُسے ڈھانپ لے۔
وَالسَّمَاءَ وَمَا بَنَاهَا ⑤	اور آسمان کی اور اُس کی جس نے بنایا اُسے۔
وَالْأَرْضَ وَمَا طَحَاهَا ⑥	اور زمین کی اور اُس کی جس نے بچھایا اُسے۔
وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ⑦	اور نفس کی اور اُس کی جس نے درست کیا اُسے۔

پھر اُس کے دل میں ڈال دی اُس کی نافرمانی اور اُس کی پرہیزگاری (کی پہچان)۔	فَالْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ۝۸
یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے پاک کر لیا اُس (نفس) کو۔	قَدْ أَفْلَحَ مَنْ ذَكَهَا ۝۹
اور یقیناً وہ ناکام ہو گیا جس نے خاک میں دبا دیا اُسے۔	وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّهَا ۝۱۰

ان آیات میں متضاد مظاہر قدرت کو گواہ بنا کر واضح کیا گیا ہے کہ انسان کو دو متضاد میلانات کا شعور دے دیا گیا ہے۔ سورج اور چاند، دن اور رات اور آسمان و زمین کی قسم کھا کر کہا گیا کہ انسانی وجود کو سنوارا گیا اور اس میں بدی اور نیکی کا شعور رکھ دیا گیا۔ یہ شعور دراصل اُس روح ربانی کی وجہ سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر انسان میں پھونک دی ہے۔ اس روح میں اللہ تعالیٰ کی قربت کی ایک تڑپ ہے جس کے لیے اُسے نیکی کی طرف رغبت اور برائی سے نفرت ہے۔ اس کے برعکس انسان کا نفس تو آمارۃ بالشوئی کے مصداق برائی کی طرف جانے کی خواہش رکھتا ہے۔ اب اگر روح کے تقاضے سامنے رہیں تو یہی نفس "نفس لوامہ" یعنی ضمیر بن کر انسان کو نیکی پر خوش اور برائی پر پشیمان کرتا ہے۔ رفتہ رفتہ انسان کا نفس برائی سے پاک ہو کر تزکیہ نفس کی منزل پاتا ہے اور "نفس مطمئنہ" بن جاتا ہے۔ اس سعادت کو حاصل کرنے والے کامیاب ہیں۔ اس کے برعکس جو بد نصیب نفس کی خواہشات کو روح کے تقاضوں پر ترجیح دیتے ہیں اور روح کو خاکی وجود میں دبا کر قید کر دیتے ہیں، وہ لوگ ناکام و نامراد ہو جاتے ہیں۔ آئیے اللہ سے دعا کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّ نَفْسِيْ تَفْجُوْهَا وَذَكَهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ ذَكَهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَ مَوْلَاهَا (مسلم)

"اے اللہ! عطا فرما میرے نفس کو اُس کی پرہیزگاری اور پاک کر دے اسے تو ہی بہتر ہے جو پاک کرے اسے۔ تو ہی اس کا سرپرست اور مولیٰ ہے۔"

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۱۱ تا ۱۵

### ناکام قوم کی عبرت ناک مثال

کَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ⑪	جھٹلایا ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے۔
إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ⑫	جب اٹھائے گا سب سے بڑا بد بخت۔
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ⑬	تو کہا اُن سے اللہ کے رسول نے
نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ⑭	(خیال رکھنا) اللہ کی اونٹنی کا اور اس کے پینے کی باری کا۔
فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا ⑮	تو اُنہوں نے جھٹلادیا رسول کو، پھر اُنہوں نے ٹانگیں کاٹ دیں اونٹنی کی
فَدُمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذُنُوبِهِمْ ⑯	پس ہلاکت نازل کی اُن پر اُن کے رب نے اُن کے گناہ کی وجہ سے
فَسَوَّيْهَا ⑰	سو برابر کر دیا اُس قوم کو۔
وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ⑱	اور وہ نہیں ڈرتا اُس کے پیچھے کسی بدلے سے۔

ع

انسانی وجود میں جس طرح ضمیر انسان کی اصلاح کرتا ہے، اسی طرح کسی قوم کا ضمیر ایسا نیک انسان ہوتا ہے جو دعوت و تبلیغ کے ذریعے لوگوں کو نیکی کی ترغیب اور بدی سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ قوم ثمود کے لیے ضمیر کا کردار سیدنا صالحؑ نے انجام دیا۔ بد بخت قوم نے سرکشی اختیار کی اور اُن کی دعوت کو جھٹلادیا۔ اللہ تعالیٰ کی نشانی کے طور پر ایک زندہ اونٹنی پہاڑ سے برآمد ہو کر اُن کے سامنے آئی۔ اُنہوں نے اُس اونٹنی کو مار ڈالا۔ اس جرم کی سزا دینے کے لیے اللہ تعالیٰ اُن پر غضبناک ہوا اور اُنہیں سخت عذاب دے کر برابر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ایسی مقتدر ہستی ہے کہ اُسے کسی قوم کی طرف سے انتقام یا بدلہ لینے کا کوئی اندیشہ نہیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ لیل

پسندیدہ اور ناپسندیدہ کرداروں کا بیان

یہ سورہ مبارکہ رہنمائی دے رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کون سا کردار مطلوب اور پسندیدہ ہے اور کس کردار کو وہ ناپسند فرماتا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۱۱ پسندیدہ اور ناپسندیدہ کردار
- آیات ۱۲ تا ۲۱ پسندیدہ اور ناپسندیدہ کرداروں کا انجام

آیات ۱ تا ۴

انسانوں کے کردار جدا جدا ہیں

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ①	قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے۔
وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ②	اور دن کی جب وہ روشن ہو۔
وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ③	اور اُس کی جو اُس نے پیدا کیے مذکر اور مؤنث۔
إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ④	بے شک تمہاری کوششیں یقیناً مختلف ہیں۔

ان آیات میں مثال دی گئی کہ چھا جانے والی تاریک رات، نمایاں ہو جانے والے روشن دن سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ اسی طرح مذکر اپنی ساخت اور میلانات کے اعتبار سے مقابل جنس یعنی مؤنث کی ضد ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح انسانوں کے کردار اور محنتوں کا رخ بھی مختلف ہوتا ہے۔ ایک کردار اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور اُس کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ دوسرا کردار اللہ تعالیٰ کو ناپسند اور اُسے ناراض کرنے کا سبب بنتا ہے۔ اگلی آیات میں ان دونوں کرداروں کی وضاحت بیان ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ کردار اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اُسے پسند ہے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۵ تا ۷

## اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پسندیدہ کردار

پس وہ کہ جس نے دیا (اللہ کی راہ میں) اور پرہیزگاری اختیار کی۔	فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ⑤
اور اُس نے تصدیق کی سب سے اچھی بات کی۔	وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ⑥
تو ہم سہولت دیں گے اُسے آسان راستے کے لیے۔	فَسَنِّيِسِرُّهُ لِيُسرَى ⑦

اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پسندیدہ کردار اُس انسان کا ہے جو :

i- اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اُس کی راہ میں مال خرچ کر کے دنیا کی محبت کو دل سے نکالے۔

ii- ہر وقت محتاط رہے اور ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچ کر تقویٰ کی زندگی بسر کرے۔

iii- حق کی دعوت کی تصدیق کرے اور تن، من، دھن سے اُس کا ساتھ دے۔

اس کردار کے حامل سعادت مندوں کے لیے اللہ تعالیٰ سب سے بڑی آسانی یعنی جنت کی راہ آسان فرمادے گا۔ یہ وہ راہ ہے جو انسان کی فطرت کے عین مطابق ہے اور اس میں انسان کو اپنے ضمیر سے لڑنا نہیں پڑتا۔ سعادت مند اس راہ میں بڑی بڑی قربانیاں دیں گے اور اُن کے لیے ایسا کرنا آسان بنا دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## آیات ۸ تا ۱۱

## اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ناپسندیدہ کردار

اور وہ کہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہی اختیار کی۔	وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى ⑧
--	-------------------------------------

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور اُس نے جھٹلایا سب سے اچھی بات کو۔	وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ⑨
تو ہم سہولت دیں گے اُسے مشکل راستے کے لیے۔	فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰی ⑩
اور کام نہ آئے گا اُس کے اُس کا مال جب وہ گڑھے میں گرے گا۔	وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ اِذَا تَرَدَّدٰی ⑪

اللہ تعالیٰ ایسے کردار کو ناپسند کرتا ہے جس میں انسان:

-i اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال دینے کے حوالے سے بخل کرے۔

-ii تقویٰ کے بجائے غفلت کی روش اختیار کرے اور جائز و ناجائز کی پرواہ نہ کرے۔

-iii حق کی دعوت کو جھٹلائے اور اُس کی مخالفت کرے۔

ایسے کردار کے حامل بد نصیب انسان کے لیے اللہ تعالیٰ سب سے بڑی مشکل یعنی جہنم کی راہ آسان کر دیتا ہے۔ اُسے سرکشی اور نافرمانی کے لیے ڈھیل دے دی جاتی ہے اور وہ اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کر کے جہنم کی طرف رُخ کر لیتا ہے۔ جب وہ قبر میں ڈالا جائے گا تو اُس کا حرام خوریوں اور بخل کے ذریعہ جمع کیا ہوا مال اُس کے کچھ کام نہ آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ایسی روش سے ہمیں محفوظ فرمائے۔ آمین!

## آیات ۱۲ تا ۱۶

### ناپسندیدہ کردار کا انجام

بے شک ہمارے ہی ذمے ہے رہنمائی کرنا۔	اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰی ⑫
اور بے شک ہمارے ہی اختیار میں یقیناً آخرت اور دنیا ہے۔	وَ اِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْاُولٰی ⑬
پس میں نے خبردار کر دیا ہے تمہیں ایک ایسی آگ سے	فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظٰی ⑭

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

جو بھڑک رہی ہے۔	
نہیں داخل ہو گا اُس میں سوائے انتہائی بد بخت کے۔	لَا يَصْلُهَا إِلَّا الْأَشَقَى ①۵
جس نے جھٹلایا اور رخ پھیر لیا۔	الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى ①۶

اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے۔ اُس نے بندوں پر بڑا فضل کرتے ہوئے انہیں اچھے اور برے کردار کی روش اور انجام سے آگاہ فرما دیا ہے۔ اُس کی تعلیمات کو جھٹلانا اور اُن سے رخ پھیر لینا برا کردار ہے۔ ایسا کردار رکھنے والا بد نصیب انسان انتہائی بد بخت ہے کیونکہ وہ جہنم کی دہکتی اور بھڑکتی ہوئی آگ میں شدید عذاب سے دوچار ہو گا۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہمارا دنیا و آخرت کا انجام ہے۔ برا کردار اختیار کر کے ہم جہنم کے مستحق تو ہو جائیں گے لیکن دنیا میں بھی ہر خواہش پوری نہ کر سکیں گے۔ لہذا بہتری اسی میں ہے کہ دنیا میں نفسانی خواہشات کی پیروی کی بجائے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کی جائے۔

### آیات ۱۷ تا ۲۱

#### پسندیدہ کردار کا انجام

اور دور رکھا جائے گا اُس سے وہ جو بڑا پرہیزگار ہے۔	وَسَيَجْزِيهَا الْاُتْقَى ①۷
جو دیتا ہے اپنا مال تاکہ پاک ہو جائے۔	الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ①۸
حالانکہ نہیں ہے کسی کا اُس کے ہاں کوئی احسان کہ جس کا بدلہ دیا جائے۔	وَمَا رَاحٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى ①۹
مگر حاصل کرنے کے لیے اپنے اُس رب کی رضا جو سب سے بلند ہے۔	إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى ②۰
اور یقیناً عنقریب وہ راضی ہو جائے گا۔	وَلَسَوْفَ يَرْضَى ②۱



جہنم کی دہکتی و بھڑکتی آگ سے ہر وہ شخص محفوظ رہے گا جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو مطلوب و مقصود بنالے۔ اُس کی رضا کے حصول کے لیے مال خرچ کرے اور دل کو دنیا کی محبت سے پاک کر کے نفس کی پاکیزگی حاصل کرے۔ اُس کا انفاقِ مال اِس لیے نہ ہو کہ وہ کسی کے احسان کا بدلہ چکا رہا ہے بلکہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے ہو۔ عنقریب اللہ تعالیٰ اُسے ایسے انعامات دے گا کہ وہ خوش ہو جائے گا۔ بقول امام رازی یہ کردار تھسیدنا ابو بکر صدیق کا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ ضحٰی

مایوسی دور کرنے کا نسخہ

اس سورہ طیبہ میں اللہ تعالیٰ نے رہنمائی دی ہے کہ جب انسان پر مایوسی کا غلبہ ہو تو وہ اُن نعمتوں کو یاد کرے جو اللہ تعالیٰ نے اُس پر کی ہیں۔ ان نعمتوں کی یاد سے شکر کے آنسو نکلیں گے جو مایوسی کو بہا کر لے جائیں گے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۵ نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی
- آیات ۶ تا ۸ نبی اکرم ﷺ پر اللہ کی عنایات
- آیات ۹ تا ۱۱ عنایات پر شکر

## آیات ۱ تا ۵

## نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی

وَالضُّحٰی ①	قسم ہے دھوپ چڑھنے کے وقت کی۔
وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ②	اور رات کی جب وہ چھا جائے۔
مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ③	اے نبی! نہ چھوڑا آپ کو آپ کے رب نے اور نہ وہ ناراض ہوا۔
وَلَا اٰخِرَةَ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاٰوَلٰی ④	اور یقیناً ہر آنے والی حالت بہتر ہے آپ کے لیے پہلی سے۔
وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ⑤	اور عنقریب عطا فرمائے گا آپ کو آپ کا رب تو آپ راضی ہو جائیں گے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ایک بار نزولِ وحی میں طویل وقفہ ہوا تو ابو لہب کی بیوی اُم جمیل نے آپ ﷺ کو طعنہ دیا کہ معاذ اللہ تمہارا جن تم سے ناراض ہو گیا ہے اور اب تم پر کوئی کلام القاء نہیں کر رہا ہے۔ اُس بد بخت کی گستاخی اور نزولِ وحی میں تاخیر سے آپ ﷺ پر مایوسی طاری ہونے لگی۔ آپ کو گمان سا ہونے لگا کہ کہیں اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض تو نہیں ہو گیا! ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی دلجوئی فرمائی۔ جس طرح دن اور رات مختلف ہونے کے باوجود افادیت رکھتے ہیں، اسی طرح وحی کا نزول اور کبھی اس میں وقفے کی بھی حکمت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ سے ہرگز ناراض نہیں ہوا اور نہ ہی اُس نے اپنے حبیب ﷺ کو چھوڑ دیا ہے۔ وہ تو آپ کے درجات مسلسل بلند فرما رہا ہے۔ ہر اگلی حالت آپ کے لیے پچھلی حالت سے بہتر ہے۔ دنیا میں آپ کو بے مثال کامیابیاں اور کامرانیاں نصیب ہوں گی لیکن آخرت آپ کے لیے دنیا سے بھی بہتر ہوگی۔ عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا اور آخرت میں وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔

### آیات ۸ تا ۶

#### نبی کریم ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی عنایات

اے نبی! کیا اللہ نے نہیں پایا آپ کو یتیم تو ٹھکانہ دیا۔	اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰی ①
اور اُس نے پایا آپ کو حق تلاش کرنے والا تو ہدایت دے دی	وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰی ②
اور اُس نے پایا آپ کو تنگ دست تو غنی کر دیا۔	وَوَجَدَكَ عَالِيًا فَاَغْنٰی ③

مایوسی کی کیفیت میں اللہ تعالیٰ کی عنایات کا تصور انسان کو تسکین دیتا ہے اور مایوسی کو دور کر دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ یتیم تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کے دادا اور چچا کے ذریعہ آپ کو سہارا اور ٹھکانہ عطا کر دیا۔ آپ ﷺ حق کی تلاش میں بے چین ہو کر غارِ حرا کی تنہائیوں میں غور و فکر کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مبین کے نزول کے ذریعہ آپ کو ہدایت دے دی۔ آپ ﷺ تنگ دست تھے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت خدیجہؓ کی اعانت کے ذریعہ آپ کو مال دیا اور غمِ روزگار سے فارغ کر دیا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۹ تا ۱۱

## اللہ تعالیٰ کی عنایات کا شکر

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ⑨	پس اے نبی! وہ جو ہے یتیم تو (اُس پر) سختی نہ کیجئے۔
وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ⑩	اور وہ جو ہے سائل تو (اُسے) مت جھڑکیے۔
وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ⑪	اور وہ جو آپ کے رب کی نعمت ہے تو (اُسے) بیان کیجئے۔

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی عنایات پر شکر ادا کرنے کا طریقہ سکھایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی حالت یتیمی میں دستگیری کی لہذا آپ ﷺ بھی کبھی کسی یتیم کو نہ دبائیں۔ آپ ﷺ حق جاننے کے سوالی تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہدایت دے دی لہذا آپ بھی کسی سوال کرنے والے یا مانگنے والے کو نہ جھڑکیں۔ آپ ﷺ کی تنگدستی کو اللہ تعالیٰ نے دور فرمادیا اب آپ اُس کی عطا ہونے والی نعمتوں کا تذکرہ کر کے شکر باللسان کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان ہدایات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورۃ النّشراح

نبی اکرم ﷺ کی مشکل آسان کرنے کا بیان

نبی اکرم ﷺ غارِ حرا میں اللہ تعالیٰ سے لو لگانے کی لذت حاصل کر رہے تھے۔ اُس نے آپ کو اس لذت سے نکال کر جھگڑالو قوم کو تبلیغ کرنے کا حکم دیا۔ ذکر اللہ کی لذت سے محرومی آپ پر بہت بھاری تھی۔ کچھ عرصہ بعد آپ کو انشراح ہو گیا کہ میری اس مشقت سے بہت سے لوگوں کی عاقبت سنور جائے گی اور بلاشبہ یہ عمل ذاتی ریاضت سے زیادہ اہم ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۳ نبی اکرم ﷺ کی مشکل میں آسانی
- آیت ۴ ذکرِ حبیب ﷺ کی بلندی
- آیات ۵ تا ۸ مشکلات کے بعد ہی آسانیاں آتی ہیں

آیات ۱ تا ۳

نبی اکرم ﷺ کی مشکل میں آسانی

اے نبی! کیا ہم نے کھول نہیں دیا آپ کے لیے آپ کے سینے کو؟	اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ①
اور ہم نے اتار دیا آپ سے آپ کے بوجھ کو۔	وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ②
جو توڑ رہا تھا آپ کی کمر کو۔	اَلَّذِي اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ③

نبی اکرم ﷺ غارِ حرا کی تنہائیوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی چاشنی سے سرور حاصل کر رہے تھے۔ ایسے میں اُس نے آپ کو حکم دیا کہ قُمْ فَأَنْذِرْ... کھڑے ہو جائیے، پھر خبردار کیجیے۔ پھر صرف وعظ و نصیحت ہی نہ کیجئے بلکہ وَرَبِّكَ فَكَبِّرْ... اور اپنے رب ہی کی پھر بڑائی کیجئے یعنی اُس کی بڑائی کو قائم کیجئے۔ کہاں وہ ذکر اللہ کی لذت اور کہاں ایک جھگڑنے والی قوم (قَوْمًا لِّدًّا) سورہ مریم آیت

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

(۹۷) کو خبردار کرنا اور اُن کی گستاخیاں برداشت کرنا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی بڑائی کے نفاذ کے لیے ایک منظم تحریک برپا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے معرکہ آرائی کر کے دین حق کو غالب کرنا۔ اللہ کے رسول ﷺ اس قولِ ثقیل یعنی بھاری ذمہ داری سے بوجھل ہو رہے تھے اور آپ کی کمر جھک رہی تھی۔ البتہ کچھ عرصہ بعد آپ کو انشراحِ صدر ہوا کہ

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے

مزرہ تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

یعنی میری اس مشقت سے بہت سے لوگوں کی اصلاح ہوگی اور وہ دنیا میں ظلم اور آخرت میں جہنم کی آگ سے بچ جائیں گے۔ اسی انشراحِ صدر کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے۔

### آیت ۴

#### ذکر حبیب ﷺ کی بلندی

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝

اور اے نبی! ہم نے بلند کیا آپ کے لیے آپ کے ذکر کو۔

نبی اکرم ﷺ نے غارِ حرا کی تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے لو لگانے کی لذت کو اُس کے حکم سے چھوڑ کر باہر نکل کر دعوت و تبلیغ کو ترجیح دی تاکہ خلق خدا کا بھلا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس عمل کا بدلہ یہ دیا کہ آپ کا ذکر خیر بلند فرمادیا۔ چند ہی برسوں میں آپ کے جانثاروں کی تعداد لاکھوں کو پہنچ گئی۔ پھر رفتہ رفتہ دنیا کے ہر حصہ میں شمعِ رسالت کے پروانے نظر آنے لگے اور آج اُن کی تعداد ایک ارب سے بھی زیادہ ہے۔ یہ وہ جانثار ہیں جو ناموسِ رسالت پر جان دینا اپنے لیے ایک اعزاز سمجھتے ہیں۔ دنیا میں کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں مسلمانوں کی کوئی بستی موجود اور دن میں پانچ مرتبہ اذان میں باوازد بلند آپ ﷺ کی رسالت کا اعلان نہ ہو رہا ہو، نمازوں میں آپ پر درود نہ بھیجا جا رہا ہو، جمعہ کے خطبوں میں آپ کا ذکر خیر نہ کیا جا رہا ہو، اور سال کے بارہ مہینوں میں سے کوئی دن اور دن کے ۲۴ گھنٹوں میں سے کوئی وقت ایسا نہیں ہے جب روئے زمین میں کسی نہ کسی جگہ آپ

کا ذکر مبارک نہ ہو رہا ہو۔ دنیا میں آپ کا ذکر خیر اپنی بلندی کی معراج پر اُس وقت ہو گا جب پورے کرہ ارضی پر آپ کا لایا ہوا دین نافذ و غالب ہو گا۔ اقبال نے کیا خوب کہا ہے

چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے  
رفعتِ شانِ رفعتنا لک ذکر کر دیکھے

آخرت میں بھی آپ ﷺ کی شان امتیازی ہوگی۔ آپ مقام محمود پر فائز ہونگے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں ہو گا۔ پھر آپ کی شفاعت کے نتیجے میں بڑی تعداد میں آپ کے امتی اللہ تعالیٰ سے بخشش کا پروانہ حاصل کریں گے۔

### آیات ۵ تا ۸

#### آسانیاں مشکلات کے بعد ہی آتی ہیں

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ⑤	پس بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔
إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ⑥	بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔
فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ⑦	پس اے نبی! جب آپ فارغ ہوں تو محنت کیجئے۔
وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ⑧	اور اپنے رب کی طرف پھر راغب ہوں۔

ع  
۱۹

جو لوگ مشکلات خندہ پیشانی سے جھیلنے ہیں بعد میں انہیں ہی آسانیاں میسر آتی ہیں۔ اس حقیقت کو اس سورہ مبارکہ میں دوبار بیان کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ ابھی آپ کئی مشکلات سے گزر رہے ہیں لیکن عنقریب آپ کی ثابت قدمی کے نتیجے میں آسانیاں پیدا ہوں گی۔ آپ دعوت و تبلیغ اور غلبہ دین کے لیے دن بھر محنت کیجئے۔ آپ کا اصل مشن ہی یہ ہے۔ البتہ رات میں اللہ تعالیٰ سے لو لگانے کی لذت حاصل کرنے کے لیے تہجد میں ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھیے۔ یہ قرآن آپ کے قلب کو ثبات عطا کرے گا اور دن بھر مشن کی خاطر محنت کے لیے نیاز جذبہ اور مزید توانائی عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس دنیا میں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

دین و شریعت کی خاطر پیش آنے والی مشکلات کو ثابت قدمی سے برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے تاکہ جنت کی آسانیاں ہمیں حاصل ہو سکیں۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## سورہ تین

## انسان کی عظمت کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں قسم کھا کر تاکید اسلوب میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ انسان کی تخلیق بڑی عظیم ساخت میں ہوئی ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۴ عظمت انسان
- آیات ۵ تا ۸ معرکہ روح و بدن

## آیات ۱ تا ۴

## عظمت انسان

وَالْزَّيْتُونَ ①	قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔
وَطُورِ سِينِينَ ②	اور طور سینا کی۔
وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ③	اور اس امن والے شہر (مکہ) کی۔
لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ④	یقیناً ہم نے پیدا کیا ہے انسان کو سب سے اچھی بناوٹ میں۔

ان آیات میں پانچ پیغمبروں کی مثال دے کر ثابت کیا گیا کہ انسان کی تخلیق بہت عمدہ ساخت پر کی گئی ہے :

- i- انجیر کی قسم سے اشارہ سیدنا نوحؑ کی طرف ہے کیونکہ جس جودی پہاڑ پر ان کی کشتی ٹھہری تھی وہاں اس پھل کی کثرت تھی۔
- ii- زیتون اشارہ کر رہا ہے سیدنا عیسیٰؑ کی طرف کیونکہ وہ زیتون کی کثرت والے علاقے بیت المقدس میں تبلیغ کرتے رہے۔
- iii- طور سینا سیدنا موسیٰؑ کی طرف اشارہ کر رہا ہے کیونکہ اسی مقام پر آپ کو اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا۔

iv- بلدِ امین سے اشارہ سیدنا ابراہیمؑ کی طرف ہے جنہوں نے شہر مکہ کے امن کا گہوارہ بننے کی دعا کی تھی۔ پھر بلدِ امین نبی کریم ﷺ کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے کیونکہ آپ ﷺ کی ولادت اور بعثت اسی محترم شہر میں ہوئی۔

پانچ پیغمبروں کا پاکیزہ کردار اس بات کی دلیل ہے کہ انسان بنیادی طور پر بہترین ساخت کا حامل ہے۔ اصل انسان دراصل اُس کی روح ہے۔ اسی کی وجہ سے انسان مسجودِ ملائک بنا اور اسی کا میلان ہے اللہ کی قربت کے حصول اور فرمانبرداری کی طرف۔

### آیات ۵ تا ۸

#### معرکہ روح و بدن

پھر ہم نے لوٹا دیا اُسے پست سے پست تر حالت میں۔	ثُمَّ رَدَدْنَاهُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ ⑤
سوائے اُن کے جو ایمان لائے	اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اور اُنہوں نے عمل کیے اچھے	وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
تو اُن کے لیے اجر ہے نہ ختم ہونے والا۔	فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ⑥
پھر کون جھٹلا سکتا ہے اے نبی! آپ کو اس کے بعد بدلہ ملنے کے بارے میں؟	فَمَا یَكْذِبُكَ بَعْدُ بِالْاٰیٰتِ ⑦
کیا نہیں ہے اللہ سب حاکموں میں سب سے بڑا حاکم؟	اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰکِمِیْنَ ⑧

۱۸

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ہر انسان کی روح کو وجود بخشا۔ پھر اُس روح کو بدن میں ڈال کر دنیا میں بھیج دیا۔ اب معرکہ روح و بدن شروع ہو گیا۔ روح کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے لہذا وہ انسان کو اللہ کی طرف لے جانا چاہتی ہے۔ بدن مٹی سے بنا ہے اور وہ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ کے مصداق انسان کو مٹی سے پیدا ہونے والی سہولیات کی طرف کھینچتا ہے۔ جو انسان روح کے تقاضوں کو غالب کر کے ایمان اور عمل صالح کی روش اختیار کرتا ہے وہ اپنی عظمت کو حاصل کر لیتا ہے۔ جو بدنصیب بدن کے تقاضوں کو ترجیح

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

دے کر وقتی لذتوں میں کھو جاتا ہے وہ ناکام ہو جاتا ہے۔ دونوں قسم کے یہ کردار برابر نہیں ہو سکتے۔ دنیا میں ان کرداروں کو اُن کے طرزِ عمل کا بدلہ نہیں ملتا، لہذا یہ بدلہ آخرت میں ملے گا۔ اب آخر کیا شے ہے جو انسان کو بدلے کی حقیقت کو جھٹلانے پر مجبور کر رہی ہے؟ دنیا کے چھوٹے چھوٹے حاکموں سے بھی یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ عدل کریں، مجرموں کو سزا دیں اور اچھے کام کرنے والوں کو انعام دیں۔ اللہ تعالیٰ تو سب سے بڑا حاکم ہے۔ کیا وہ اپنے فرمانبرداروں کو اچھا بدلہ اور اپنے باغیوں کو سزا نہ دے گا؟ بدلہ ملنے کی بات بالکل سیدھی ہے اور اس بات کو جھٹلانے والے ہٹ دھرم اور گمراہ ہیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ علق

اللہ تعالیٰ کے کرم اور غضب کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی دونوں شانیں یعنی شانِ کریمی اور شانِ جلالی کا بیان ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

آیات ۱ تا ۵	علم کی دولت ... اللہ تعالیٰ کے کرم کا مظہر
آیات ۶ تا ۸	انسان کی سرکشی کا علاج ... خوفِ خدا
آیات ۹ تا ۱۹	اللہ تعالیٰ کا رعب و جلال

## آیات ۱ تا ۵

علم کی دولت ... اللہ تعالیٰ کے کرم کا مظہر

اے نبی! پڑھیے اپنے اُس رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔	اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ①
پیدا کیا انسان کو جسے ہوئے خون سے۔	خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ②
پڑھیے اور آپ کا رب سب سے زیادہ کرم کرنے والا ہے۔	اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ③
جس نے سکھایا قلم کے ساتھ۔	الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ④
اُس نے سکھایا انسان کو وہ کچھ جو وہ نہیں جانتا تھا۔	عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ⑤

نبی اکرم ﷺ پر نازل ہونے والی پہلی وحی ان پانچ آیات پر مشتمل تھی۔ ان آیات میں علم کی فضیلت کا بیان ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو دوبار حکم دیا گیا کہ آپ اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھیے۔ وہ رب جو خالق ہے اور بڑا کریم بھی۔ اُس کے کرم کا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

مظہر ہے کہ اُس نے انسان کو علم جیسی دولت دی۔ وہ دولت جو انسان کو صحیح عمل، تحمل اور عزت عطا کرتی ہے۔ قلم کے ذریعے انسان کے علم کے سلسلے کو آگے بڑھایا اور اسے وسعت دی۔ اُسی نے انسان کو وہ سب کچھ سکھایا جو انسان نہیں جانتا تھا۔

### آیات ۶ تا ۸

#### انسان کی سرکشی کا علاج ... خوفِ خدا

کَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفٍ ۝۶	ہر گز نہیں! بے شک انسان حسد سے گزر جاتا ہے۔
أَن رَّاهُ اسْتَغْنَى ۝۷	اِس لیے کہ وہ دیکھتا ہے خود کو کہ بے نیاز ہو گیا ہے۔
إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ ۝۸	اے نبی! بے شک آپ کے رب کی طرف ہی لوٹنا ہے۔

انسان سرکشی کرتا ہی رہتا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ سرکشی پر فوری پکڑ نہیں ہوتی لیکن لذت فوری حاصل ہو جاتی ہے۔ اِس مسئلہ کا حل کیا ہے یعنی معاشرے کو کیسے پاکیزہ بنایا جاسکتا ہے؟ اِس سوال کا جواب ہے آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کا احساس پیدا کر کے۔ جتنا جتنا خوفِ خدا اور محاسبہِ اخروی کا احساس بڑھتا جائے گا، انسان سرکشی کو چھوڑتا اور کردار کی پاکیزگی کو اپناتا جائے گا۔

### آیات ۹ تا ۱۹

#### اللہ تعالیٰ کے غضب اور جلال کا بیان

أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ۝۹	اے نبی! کیا آپ نے دیکھا اُسے جو منع کرتا ہے۔
عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ ۝۱۰	(ہمارے) بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔
أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ۝۱۱	کیا آپ نے دیکھا اگر وہ ہو ہدایت پر۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ۝۱۲	یا اُس نے حکم دیا ہو پر ہیزار گاری کا۔
اَرَاَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلٰی ۝۱۳	کیا آپ نے دیکھا اگر اُس نے جھٹلایا اور رخ پھیرا۔
اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ۝۱۴	کیا اُس نے نہیں جانا کہ بے شک اللہ دیکھ رہا ہے۔
کَلَّا لَیْن لَّمْ یَنْتَهِ	ہر گز نہیں! یقیناً اگر وہ باز نہ آیا
لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَةِ ۝۱۵	ہم ضرور لھسیٹیں گے پیشانی کے بالوں سے۔
نَاصِیَةِ کَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝۱۶	ایسی پیشانی جو جھوٹی، خطا کار ہے۔
فَلِیَدْعُ نَادِیَہٗ ۝۱۷	پس وہ بلا لے اپنی مجلس والوں کو۔
سَنَدْعُ الزَّبَانِیَہٗ ۝۱۸	ہم بلا لیں گے جہنم کے فرشتوں کو۔
کَلَّا لَا تُطَعُّہٗ	ہر گز نہیں! نہ مانے اُس کی بات
وَاسْجُدْ	اور سجدہ کیجئے
وَاقْتَرِبْ ۝۱۹	اور (ہمارے مزید) قریب ہو جائیئے۔

۹۶

ایہ آیات ابو جہل پر اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب کو بیان کر رہی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ جب بیت اللہ میں نماز ادا کرنے جاتے تو وہ آپ کو روکتا تھا۔ کاش کہ وہ نیکی سے روکنے کی بجائے برائی سے روکنے کی پاکیزہ روش اختیار کرتا۔ افسوس کہ بد بخت نے برائی ہی کو اپنی روش بنالیا۔ اُس کا کیا گمان ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کے ساتھ اُس کے ظلم کو دیکھ نہیں رہا؟ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے جھوٹی اور سیاہ کار پیشانی کے بالوں سے گھیٹ کر جہنم میں ڈال دے گا۔ آج اُس کی چوپال میں اُس کے بہت ساتھی ہیں لیکن جہنم پر مامور فرشتوں کے مقابلہ میں یہ ساتھی کام نہ آسکیں گے۔ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اس بد بخت کے دباؤ کو قبول نہ کریں۔ جائیں حرم میں نماز ادا کریں اور اُس میں سجدہ کر کے اللہ تعالیٰ کی اور سے اور قربت حاصل کریں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ قدر

قدر والی رات کی عظمت کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں شب قدر کی عظمت و فضیلت کا بیان ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۳ شب قدر کی عظمت و فضیلت
- آیات ۴ تا ۵ شب قدر میں فیصلوں کا نزول

آیات ۱ تا ۳

شب قدر کی عظمت و فضیلت

ہم نے نازل کیا اُس (قرآن) کو قدر والی رات میں۔	إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ①
اور تم کیا جانو کیا ہے قدر والی رات؟	وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ②
قدر والی رات بہتر ہے ہزار مہینوں سے۔	لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ③

شب قدر کی عظمت و فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اس شب میں لوح محفوظ سے قرآن مجید سماء دنیا میں بیت العزت کے مقام پر نازل کیا گیا (نسائی)۔ یہ رات بڑی قدر والی رات ہے۔ اس رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بڑھ کر ہے۔ بخاری شریف میں آپ ﷺ کا ارشاد نقل ہوا ہے کہ اس شب کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کیا جائے۔ اس شب میں یہ مسنون دعا کرنی چاہیے :

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي (ابن ماجہ)

"اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے، پسند فرماتا ہے معاف کرنے کو، پس معاف فرما دے مجھے۔"

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## آیات ۴ تا ۵

### شب قدر میں فیصلوں کا نزول

نازل ہوتے ہیں فرشتے اور روحِ اس رات میں اپنے رب کے حکم سے	تَنْزِيلُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ
ہر فیصلہ لے کر۔	مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۝
سلامتی ہے وہ رات فجر کے طلوع ہونے تک۔	سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

۲۲

اس شب میں اہل زمین کے لیے سال بھر کے فیصلے فرشتوں کے حوالے کیے جاتے ہیں۔ فرشتے اور سیدنا جبرائیلؑ ان فیصلوں کو لے کر اترتے ہیں۔ اس رات کی فضیلت اور سلامتی طلوعِ فجر تک جاری رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رات کی برکتوں سے فیض یاب فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورۃ بَیِّنَہ

کھرے اور کھوٹے کے جدا ہونے کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں قرآن و سنت کے مجموعہ کو بَیِّنَہ یعنی واضح دلیل قرار دیا گیا اور اس کی یہ افادیت بیان کی گئی کہ اس کی بنیاد پر کھرے اور کھوٹے میں تمیز ہو جاتی ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

بَیِّنَہ کی وضاحت و افادیت

• آیات ۱ تا ۴

خالص دین کی وضاحت

• آیت ۵

کھرے اور کھوٹے کا انجام

• آیات ۶ تا ۸

آیات ۱ تا ۴

بَیِّنَہ کی وضاحت و افادیت

نہیں تھے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اہل کتاب میں سے اور مشرکین الگ ہونے والے	لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَ الْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ
یہاں تک کہ آئی اُن کے پاس واضح دلیل۔	حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ①
یعنی ایک رسول اللہ کی طرف سے جو پڑھتے ہیں پاکیزہ صحیفے۔	رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ②
جن میں لکھے ہوئے پختہ احکامات ہیں۔	فِيهَا كُتِبَ قِيَاسٌ ③
اور جدا جدا نہیں ہوئے وہ لوگ جنہیں دی گئی تھی کتاب	وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَةُ ۝

مگر اس کے بعد کہ آگئی تھی اُن کے پاس واضح دلیل۔

ان آیات میں چار نکات بیان کیے گئے ہیں :

i- بَيِّنَةُ یعنی واضح دلیل، قرآن حکیم اور سنتِ رسول ﷺ کے مجموعہ کا نام ہے۔ منکرینِ حدیث کا ہدایت کے لیے صرف قرآن کو کافی سمجھنا گمراہی ہے۔

ii- بَيِّنَةُ نے آکر اہل کتاب اور مشرکین کے کافروں کو الگ اور نمایاں کر دیا۔ دورِ جاہلیت میں بظاہر فلاحی کام بہت سے لوگ کرتے تھے۔ بَيِّنَةُ کے آنے کے بعد واضح ہو گیا کہ کس کا فلاحی کام اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہے (مثلاً ابو بکر صدیق) اور کس کا کام ذاتی نام و نمود کے لیے ہے (مثلاً ابو جہل)۔

iii- اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کو مشرک نہیں کہا حالانکہ اُن کا شرک قرآن حکیم ہی نے واضح کیا ہے۔ اس اعتبار سے مسلمانوں میں شرک کرنے والوں کو مشرک کہنا قرآن حکیم کی دی ہوئی ہدایت کے خلاف ہے۔

iv- اہل کتاب پر بَيِّنَةُ کے ذریعے حق واضح ہو گیا لیکن اُنہوں نے جان بوجھ کر محض اس ضد کی وجہ سے کہ آخری رسول ہم میں سے کیوں نہیں آئے، حق سے اعراض کیا اور جدا راستہ اختیار کر لیا۔

## آیت ۵

بالکل سیدھا دین کیا ہے؟

وَمَا أُمْرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ	اور انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا مگر یہ کہ وہ عبادت کریں اللہ کی خالص کرنے والے ہو کر اُس کے لیے اطاعت
حُنَفَاءَ	بالکل یکسو ہوتے ہوئے
وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ	اور قائم کریں نماز
وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ	اور ادا کریں زکوٰۃ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقِيَمَةِ ⑤

اور یہی ہے سیدھا دین۔

بَیِّنَہ یعنی واضح دلیل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو حکم دیا تھا کہ وہ ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں بالکل یکسو ہو کر اور کسی دوسرے کی اطاعت کی آمیزش نہ کریں۔ نماز اور زکوٰۃ کے ذریعہ وہ روحانی غذا اور تقویت حاصل کریں جس سے وہ اللہ تعالیٰ ہی کی کامل بندگی کر سکیں، بقول شاعر

سرکشی نے کر دیے دھندلے نقوشِ بندگی

آؤ سجدے میں گریں لوحِ جبین تازہ کریں

زندگی کے انفرادی و اجتماعی یعنی ہر گوشہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنا ہی خالص اور بالکل سیدھا دین ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی دین اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## آیات ۶ تا ۸

## کھرے اور کھوٹے کا انجام

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اہل کتاب اور جو مشرکین میں سے	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ
جہنم کی آگ میں ہوں گے	فِي نَارٍ جَهَنَّمَ
ہمیشہ رہنے والے ہیں اُس میں	خُلِدِينَ فِيهَا
یہ لوگ ہی مخلوق میں سے بدترین ہیں۔	أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ⑥
بے شک جو لوگ ایمان لائے	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا
اور انہوں نے عمل کیے اچھے	وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ لوگ ہی مخلوق میں سے بہترین ہیں۔	أُولَٰئِكَ هُم خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝
اُن کا بدلہ اُن کے رب کے پاس رہنے والے باغات ہیں	جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ
بہتی ہیں جن کے نیچے سے نہریں	تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
وہ رہنے والے ہیں اُن میں ہمیشہ ہمیش	خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا
راضی ہو گیا اللہ اُن سے	رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
اور وہ راضی ہو گئے اُس سے	وَرَضُوا عَنْهُ
یہ اُس کے لیے ہے جو ڈرتا رہا اپنے رب سے۔	ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۝

۱۸  
۲۳

بَیِّنَہ یعنی واضح دلیل سامنے آنے کے باوجود جن اہل کتاب اور مشرکین نے حق کا انکار کیا وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بدترین مخلوق ہیں۔ اُن کی سزا ہے جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اس کے برعکس حق پر ایمان لانے اور اچھے اعمال کرنے والے بہترین مخلوق ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب سے ڈر کر اُس کی فرمانبرداری کرتے رہتے ہیں۔ اُن کا انعام ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول۔ وہ انہیں ایسے دائمی قائم رہنے والے باغات میں داخل فرمائے گا جہاں بہتی ہوئی نہریں اور ایسی لذتیں ہوں گی کہ وہ خوش ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان باسعادت لوگوں میں شامل فرمائے۔ آمین !

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ زلزال

روز قیامت زمین کی کیفیت و کردار کا بیان

یہ سورہ مبارکہ آگاہ کر رہی ہے کہ روز قیامت زمین ایک زوردار زلزلہ کے ذریعہ ہلائی جائے گی۔ وہ نہ صرف تمام مدفون انسانوں کو نکال باہر پھینکے گی بلکہ یہ بھی بتائے گی کہ اُس کے سینہ پر کس شخص نے کیا عمل کیا تھا۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۵ زمین کی کیفیت و کردار
- آیات ۶ تا ۸ ہر انسان، اپنا ہر عمل دیکھے گا

## آیات ۱ تا ۵

زمین کی کیفیت و کردار

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ①	جب ہلائی جائے گی زمین اپنی سخت تھرتھراہٹ سے۔
وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ②	اور نکال ڈالے گی زمین اپنے تمام بوجھ۔
وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ③	اور کہے گا انسان کیا ہے اسے؟
يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ④	اُس دن وہ بیان کرے گی اپنی خبریں۔
بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ⑤	اس لیے کہ تمہارا رب (اس کا) حکم دے گا اُسے۔

روز قیامت زمین ایک زبردست زلزلہ کے ذریعہ خوب شدت سے ہلائی جائے گی۔ اس آفت کی وجہ سے زمین اپنے اندر مدفون تمام انسانوں کو باہر نکال دے گی۔ انسان حیران ہو کر کہیں گے کہ زمین کو کیا ہوا ہے؟ پھر اس کے بعد زمین اللہ تعالیٰ کے حکم

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

سے اُن تمام اعمال کا حال سنائے گی جو اُس پر انسانوں نے انجام دیے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زمین پر نیکیاں کر کے اسے اپنے حق میں گواہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۶ تا ۸ انسان اپنا ہر عمل دیکھے گا

یَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا	اُس دن نکلیں گے لوگ مختلف گروہ بن کر
لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۖ	تاکہ انہیں دکھائے جائیں اُن کے اعمال
فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝	تو جس نے کی ذرہ برابر نیکی وہ دیکھ لے گا اُسے۔
وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝	اور جس نے کی ذرہ برابر برائی وہ دیکھ لے گا اُسے۔

روزِ قیامت تمام انسان اپنے اپنے اعمال کے اعتبار سے علیحدہ علیحدہ گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ پھر انہیں اُن کے نامہ اعمال دیے جائیں گے۔ نامہ اعمال میں اعمال کا اندازِ اس قدر کامل ہو گا کہ جس نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اُسے درج پائے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی وہ بھی اُسے سامنے لکھا ہو پائے گا۔ پھر اُسے ایسی نیکی کا اجر ملے گا جو اُس کے کسی برے فعل سے ضائع نہ کر دی گئی ہو اور ایسی برائی پر معافی مل جائے گی جس پر اُس نے سچی توبہ کر لی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کسی چھوٹی نیکی کو چھوٹا سمجھ کر ترک کرنے اور کسی چھوٹی برائی کو چھوٹا سمجھ کر اُس کا ارتکاب کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ عادیات

## انسان کی ناشکری کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں انسان کی ناشکری اور اُس کی اللہ تعالیٰ کی محبت پر مال کی محبت کو ترجیح دینے کی روش کا بیان ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۸ انسان کی ناشکری کا بیان
- آیات ۹ تا ۱۱ نیت اور پوشیدہ رازوں کی جانچ پڑتال

## آیات ۱ تا ۸

## انسان کی ناشکری کا بیان

وَالْعَدِيَّتِ صُبْحًا ①	قسم ہے تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی ہانپتے ہوئے۔
فَالْمُورِيَّتِ قَدْحًا ②	پھر چنگاریاں نکالنے والوں کی سم مار کر۔
فَالْمُغِيرَتِ صُبْحًا ③	پھر حملہ کرنے والوں کی صبح کے وقت۔
فَاكْثَرَنَ بِهِ نَقْعًا ④	پھر جو اٹھاتے ہیں اُس وقت گرد و غبار۔
فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ⑤	پھر وہ گھس جاتے ہیں اُس وقت بڑے لشکر میں۔
إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ⑥	بے شک انسان اپنے رب کا یقیناً بڑا ناشکر ہے۔
وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ⑦	اور بے شک وہ اس پر یقیناً گواہ ہے۔
وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ⑧	اور بے شک وہ مال کی محبت میں یقیناً بڑا پکا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



یہ آیات انسان کے کردار کا گھوڑوں کے کردار سے موازنہ کر رہی ہیں۔ گھوڑا اپنے مالک کا انتہائی وفادار ہوتا ہے۔ وہ اپنے مالک کے اشارے پر ہانپتا ہوا، سموں سے پتھر لی زمین پر چنگاریاں نکالتا ہوا اور گردوغبار اڑاتا ہوا بڑی تیزی سے دوڑتا ہے۔ لوٹ مار اور غارت گری میں اپنے مالک کا ساتھ دیتا ہے اور اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر مالک کے ساتھ اُس کے دشمنوں کی صفوں میں جا گھستا ہے۔ مالک گھوڑے کا خالق نہیں اور نہ ہی اس کی خوراک پیدا کرتا ہے۔ وہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ خوراک گھوڑے کے سامنے ڈال دیتا ہے اور گھوڑا اُس کے احسان کا کیسے اچھا بدلہ چکاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے، اُس کے لیے غذا اور ہر نعمت پیدا کرتا ہے اور اُسے تمام ضروریات عطا فرماتا ہے لیکن انسان اُس کا بڑا ناشکر ہے۔ اُسے اپنی ناشکری اور احسان فراموشی کا علم ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت و رضا کو پس پشت ڈال کر مال کی محبت کو ترجیح دیتا ہے، مال کمانے کی ہوس میں قتل و غارت گری کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات توڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ناشکری اور احسان فراموشی کی اس روش سے محفوظ فرمائے آمین!

### آیات ۹ تا ۱۱

#### نیتوں اور پوشیدہ رازوں کی جانچ پڑتال

تو کیا وہ نہیں جانتا جب کرید جائے گا اُسے جو قبروں میں ہے۔	أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ⑨
اور ظاہر کر دیا جائے گا اُسے جو سینوں میں ہے۔	وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ⑩
بے شک اُن کا رب اُس دن اُن سے یقیناً خوب باخبر ہوگا۔	إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ⑪

ع ۲۳

روزِ قیامت قبروں کو کرید کرید کر ایک ایک انسان کو نکالا جائے گا۔ پھر اُن کے اعمال کے پیچھے کار فرما نیتوں اور پوشیدہ رازوں کو جانچا جائے گا تاکہ ظاہر ہو جائے کہ کون سی نیکی واقعی خلوص کے ساتھ کی گئی تھی اور کون سی نیکی کے پیچھے ریاکاری یا دنیا کا کوئی فائدہ مطلوب تھا۔ بلاشبہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہر انسان کے تمام رازوں سے پوری طرح واقف ہے۔ لہذا انسانی معاملات کے بارے میں عادلانہ فیصلے صرف وہی کر سکتا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ قارعہ

## روزِ قیامت کی ہولناک آفت

یہ سورہ مبارکہ روزِ قیامت ایک ہولناک آفت کی وجہ سے آنے والی افراتفری کا نقشہ کھینچ رہی ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

• آیات ۱ تا ۵ روزِ قیامت کی ہولناک آفت

• آیات ۶ تا ۱۱ اعمال کی بنیاد پر اچھا اور برا انجام

## آیات ۱ تا ۵

## روزِ قیامت کی ہولناک آفت

وہ کھڑکھڑانے والی۔	الْقَارِعَةُ ①
کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی؟	مَا الْقَارِعَةُ ②
اور تم کیا جانو کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی؟	وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ③
جس دن ہو جائیں گے لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح۔	يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ④
اور ہو جائیں گے پہاڑ دھنکی ہوئی اون کی طرح۔	وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ⑤

روزِ قیامت ایک زوردار زلزلہ کی صورت میں بڑی زبردست آفت برپا ہوگی۔ اُس روز زمین کی کشش ثقل ختم ہو جائے گی اور لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ادھر ادھر منتشر ہوں گے۔ پہاڑ دھنکی ہوئی اون کی طرح اڑ رہے ہوں گے۔ یہ ہے اس دنیا کا انجام جس کی وقتی رعنائیوں میں کھو کر آج ہماری اکثریت اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اُس کے احکامات سے غافل ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۶ تا ۱۱

## اعمال کی بنیاد پر اچھا اور برا انجام

پس جو وہ ہے کہ بھاری ہوئے جس کے ترازو۔	فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ⑥
تو وہ ہو گا خوشی کی زندگی میں۔	فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ⑦
اور جو وہ ہے کہ ہلکے ہوئے جس کے ترازو۔	وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ⑧
تو اُس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے۔	فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ⑨
اور تم کیا جانو کیا ہے وہ (ہاویہ)؟	وَمَا أَذْرَاكَ مَا هِيَهُ ⑩
تیز گرم آگ ہے۔	نَارٌ حَامِيَةٌ ⑪

ع

روزِ قیامت فیصلہ نیکوں کے وزن کی بنیاد پر ہو گا۔ جس کی نیکیوں کا پلٹر ابھاری ہو گا وہ جنت میں خوش و خرم زندگی بسر کرے گا۔ اس کے برعکس جس کی نیکیوں کا پلٹر اہلکا ہو گا وہ بد نصیب بھڑکتی ہوئی آگ کا ایندھن بنے گا۔ اے اللہ! ہم آپ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور جہنم سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ تکاثر

کثرت کی ہوس اور اس کے انجام کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں انسان کی اس کمزوری کا ذکر ہے کہ وہ مال کی کثرت کا طلب گار ہوتا ہے۔ زیادہ مال حاصل کرنے کی حرص اُسے اللہ تعالیٰ کے احکامات سے غافل کر کے جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

کثرت کی ہوس

• آیات ۱ تا ۴

کثرت کی ہوس کا برا انجام

• آیات ۵ تا ۸

آیات ۱ تا ۴

کثرت کی ہوس

غافل کر دیا تمہیں ایک دوسرے سے زیادہ حاصل کرنے کی حرص نے۔	الْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ①
یہاں تک کہ تم نے جادیکھیں قبریں۔	حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ②
ہر گز نہیں! جلد ہی تم جان لو گے۔	كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ③
پھر ہر گز نہیں! جلد ہی تم جان لو گے۔	ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ④

مال کی کثرت کی ہوس ہر انسان میں ہوتی ہے۔ بد نصیب ہیں وہ لوگ کہ جہنم کی کثرت کی ہوس نے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اُس کے احکامات سے غافل کر دیا یہاں تک کہ وہ قبروں میں جا پہنچے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَاٰدِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَا يَبْتَغِيْ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأِيْ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ (بخاری و مسلم)

(مسلم)

"اگر آدمی کے پاس مال سے بھری ہوئی دوادیاں ہوں، تو وہ تیسری اور چاہے گا اور آدمی کا پیٹ تو بس مٹی سے بھرے گا (یعنی مال و دولت کی اس ختم نہ ہونے والی ہوس اور بھوک کا خاتمہ بس قبر میں جا کر ہو گا) اور اللہ اُس بندے پر عنایت اور مہربانی کرتا ہے جو اپنا رخ اور اپنی توجہ اللہ کی طرف کر لے۔"

عنقریب یعنی موت کے وقت غافل انسان جان لے گا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اُس کے احکامات سے غفلت کا کیسا بھیانک نتیجہ نکلے گا۔

### آیات ۸ تا ۱۱

#### کثرت کی ہوس کا برا انجام

کَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ⑤	ہر گز نہیں! کاش تم جان لیتے یقین کا جاننا۔
لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ⑥	تم ضرور دیکھو گے جہنم کو۔
ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ⑦	پھر تم ضرور دیکھ لو گے اُسے یقین کی آنکھ سے۔
ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ⑧	پھر ضرور تم سے پوچھا جائے گا اُس دن نعمتوں کے بارے میں۔

ع ۱۲

کثرت کی ہوس کا برا انجام جہنم کی صورت میں سامنے آئے گا۔ یہ برا انجام یقینی ہے۔ کاش انسان کو اس یقینی انجام کا یقین حاصل ہو جائے اور وہ اپنی اصلاح کر لے۔ ایسا نہ ہو تو وہ جہنم کو دیکھے گا اور اُسے برے انجام کا عین الیقین حاصل ہو جائے گا۔ البتہ اب یہ یقین فائدہ مند نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اُس سے ایک ایک نعمت کے بارے میں باز پرس فرمائے گا۔ نعمت کہاں سے حاصل کی؟ اس کے حصول کے دوران اللہ تعالیٰ یاد رہا کہ نہیں؟ نعمت استعمال کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ نہیں؟ نعمت سے تسکین اور تقویت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی یا شیطان کی پیروی کی؟

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ عصر

## جہنم سے بچنے کا راستہ

وَالْعَصْرِ ①	قسم ہے تیزی سے گزرتے ہوئے زمانے کی۔
إِنَّ الْإِنْسَانَ لِفَٰئٍ خُسْرٍ ②	بے شک ہر انسان یقیناً خسارے میں ہے۔
إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا	سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	اور اُنہوں نے عمل کیے اچھے
وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ	اور ایک دوسرے کو وصیت کی حق کی
وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ③	اور ایک دوسرے کو وصیت کی صبر کی۔

ع  
۲۸

اس سورہ مبارکہ میں تیزی سے گزرتے ہوئے زمانے کی قسم کھا کر یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ نوعِ انسانی ابدی خسارے سے دوچار ہونے والی ہے۔ بلاشبہ تاریخِ انسانی گواہ ہے کہ دنیا میں آنے والے انسانوں کی اکثریت دنیا کے دھوکے میں آگئی اور اُس نے غفلت کی زندگی گزار کر جہنم میں جانے کی راہ اختیار کی۔ البتہ ایسے لوگ جہنم سے بچ سکتے ہیں جو چار کام کریں:

- i- زبان اور دل سے نبی اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی تعلیمات پر ایمان لے آئیں۔
  - ii- نبی اکرم ﷺ کی سنت کو رہنما بناتے ہوئے خلوص و اخلاص سے نیک اعمال کریں۔
  - iii- دوسروں تک حق کا پیغام پہنچانے کے لیے مال و جان سے بھرپور کوشش کریں۔
  - iv- تبلیغِ حق کے دوران جو مشکلات اور پریشانیاں آئیں اُن پر ایک دوسرے کو صبر و استقامت کی تلقین کریں۔
- اللہ تعالیٰ ہمیں ابدی خسارے سے بچنے کے لیے مذکورہ بالا چار کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ ہمزہ

مال سمیٹ کر رکھنے والوں کے برے انجام کا ذکر

اس سورہ مبارکہ میں ایسے کردار کی شدید مذمت اور اُس کے لیے دردناک وعید کا بیان ہے جو بخل کرتے ہوئے مال جمع کرتا ہے اور سمیٹ سمیٹ کر اُس کے ڈھیر لگاتا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

• آیات ۳ تا ۹

• آیات ۱۰ تا ۱۸

آیات ۳ تا ۹

مال کا ڈھیر لگانے والوں کے لیے شدید مذمت اور وعید

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ①	ہلاکت ہے ہر بہت زیادہ طعنہ دینے والے اور عیب تلاش کرنے والے کے لیے۔
الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ②	وہ کہ جس نے جمع کیا مال اور گن گن کر رکھا اُسے۔
يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ③	وہ سمجھتا ہے کہ اُس کا مال ہمیشہ باقی رکھے گا اُسے۔

ایسے انسان کا کردار انتہائی پست ہوتا ہے جس کا مقصود دولت جمع کرنا ہو۔ وہ اس گھٹیا مقصد کے لیے ہر بیچ حرکت پر اتر آتا ہے۔ جھوٹ، دھوکہ دہی، خیانت اور لگائی بجھائی غرض کسی اخلاقی برائی کو برائی نہیں سمجھتا۔ وہ روپے پیسے کو ہی کامیابی اور عزت کا معیار سمجھتا ہے لہذا ناداروں اور غریبوں کو گھٹیا سمجھ کر طعنہ دیتا ہے۔ خود بخل کرتے ہوئے مال جمع کرتا رہتا ہے اور گن گن کر اُس کا ڈھیر لگاتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ اس کی بقا اور بعد از موت ناموری مال ہی کی وجہ سے ممکن ہے۔ ایسے گھٹیا کردار کی اللہ تعالیٰ نے شدید مذمت کی اور اُس کے لیے ہلاکت و بربادی کی وعید بیان فرمائی۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیات ۴ تا ۹

مال کا ڈھیر لگانے والے کے بدترین انجام کا ذکر

کَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ④	ہر گز نہیں! وہ ضرور پھینک دیا جائے گا حطمہ میں۔
وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ⑤	اور تم کیا جانو کیا ہے وہ حطمہ؟
نَارُ اللَّهِ الْمَوْقَدَةُ ⑥	اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔
الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْإِفْكِ ⑦	جو جا پہنچتی ہے دلوں تک۔
إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّوَصَّدَةٌ ⑧	بے شک وہ اُن پر (ہر طرف سے) بند کی ہوئی ہے۔
فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ ⑨	لمبے لمبے ستونوں (کی مانند شعلوں) میں۔

مال کو حرام ذرائع سے جمع کرنے اور روک روک کر ڈھیر لگانے والے کو روزِ قیامت جہنم کی آگ میں گھسیٹ کر پھینک دیا جائے گا۔ یہ وہ آگ ہے جو اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی ہے اور براہِ راست انسان کے اُس دل پر وار کرے گی جس میں مال کی محبت سمائی ہوئی تھی۔ جہنمیوں کو آگ میں ڈالنے کے بعد جہنم کا منہ ہر طرف سے بند کر دیا جائے گا تاکہ آگ کی تپش پوری شدت سے برقرار رہے۔ آگ کے جوش کی کیفیت یہ ہوگی کہ اُس کے شعلے لمبے لمبے ستونوں کی طرح بلند ہو رہے ہوں گے۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ... اے اللہ! ہمیں محفوظ فرما جہنم کی آگ سے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## سورہ فیل

## ہاتھی والوں کے برے انجام کا بیان

اے نبی! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ کس طرح کیا آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ؟	اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيلِ ①
کیا اُس نے نہیں ڈال دیا اُن کی چال کو ناکامی میں؟	اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ②
اور بھیجے اُن پر پرندے جھنڈ کے جھنڈ۔	وَ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيلَ ③
جو پھینکتے تھے اُن پر کنکریاں پکی مٹی کی۔	تَرْمِيَهُمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيلٍ ④
تو اللہ نے کر دیا انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح۔	فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّا كُوِلَ ⑤

ع

نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت سے پچاس روز قبل مکہ میں ہاتھی والوں کی معجزانہ تباہی کا واقعہ پیش آیا۔ یہ ہاتھی والے یمن سے آنے والے عیسائی تھے جن کا سرغنہ ابرہہ تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ یمن سے لے کر شام تک کے تجارتی فوائد اہل یمن کو حاصل ہوں۔ یہ فوائد اُس وقت قریش کو حاصل تھے۔ مکہ میں بیت اللہ کی وجہ سے پورے عرب میں قریش کا مذہبی تقدس اور احترام پایا جاتا تھا اور اُن کے تجارتی قافلے پورے امن کے ساتھ ہر علاقے سے گزر جاتے تھے۔ ابرہہ نے چاہا کہ قریش کا مذہبی تقدس ختم کرنے کے لیے لوگوں کی عبادت کا مرکز مکہ سے یمن منتقل کر دیا جائے۔ اُس نے یمن میں الکلیس نامی ایک نام نہاد عبادت گاہ بنائی اور تمام اہل عرب کو اس مقام پر آکر عبادت کرنے اور حج کرنے کی دعوت دی۔ اُس کی دعوت کو کسی نے قبول نہ کیا۔ ضد میں آکر اُس نے بیت اللہ کو شہید کرنے کا ناپاک منصوبہ بنایا۔ ساٹھ ہزار لشکر لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوا۔ اُس لشکر میں ۱۳ ہاتھی بھی تھے تاکہ لوگوں پر ایک رعب قائم ہو۔ جیسے ہی یہ لشکر مزدلفہ سے نکل کر وادی محسر میں داخل ہوا اللہ نے چھوٹے سے ایک پرندے ابابیل کے جھنڈ کے جھنڈ اُس لشکر پر چھوڑے۔ اُن کی چونچ میں زہریلے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اثرات رکھنے والی مٹی کی کنکریاں تھیں۔ پرندوں نے وہ کنکریاں ابرہہ کے لشکر پر پھینکیں۔ کنکری جسم کے جس حصہ پر پڑتی وہ گلتا شروع ہو جاتا۔ ہاتھی اُن کنکریوں کے اثرات سے ایسی تکلیف محسوس کرنے لگے کہ بلبلا اٹھے اور واپس مڑ کر اپنے ہی لشکر کے لوگوں کو روندتے رہے۔ پورا لشکر تباہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم گھر بیت اللہ کو محفوظ رکھا۔ سورہ فیل میں اللہ تعالیٰ نے اس یادگار واقعہ کو بڑے مختصر لیکن جامع اور پُر اثر اسلوب میں بیان فرمایا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ قریش

## قریش پر اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر

لا يَلِفُ قُرَيْشٍ ①	(اصحابِ فیل کو ہلاک کیا گیا) امن دینے کے لیے قریش کو۔
الْفِهِمُ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ②	امن دینے کے لیے انہیں سردی اور گرمی کے سفر کی خاطر۔
فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ ③	پس انہیں چاہیے کہ عبادت کریں اس گھر (خانہ کعبہ) کے رب کی۔
الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّنْ جُوعٍ	جس نے کھانا دیا انہیں بھوک سے (بچانے کے لیے)
وَأَمَّنَهُم مِّنْ خَوْفٍ ④	اور امن دیا انہیں خوف سے۔

ع

اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کے لشکر کو تباہ کر دیا تاکہ قریش کے تجارتی مفادات محفوظ رہیں۔ وہ بڑے امن و سکون سے گرمیوں میں شام کی طرف اور سردیوں میں یمن کی طرف تجارتی سفر کرتے رہیں۔ احسان مندی کا تقاضہ ہے کہ وہ خود ساختہ معبودوں کے بجائے بیت اللہ کے رب یعنی اللہ سبحانہ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں۔ وہ رب کہ جس نے انہیں بھوک مٹانے کے لیے غذا دی اور بیت اللہ کے گرد ایک خاص علاقہ کو حرم قرار دے کر وہاں ہر جنگ و جدال سے روک دیا۔ لوگوں کے دلوں میں حرم کا متولی ہونے کی وجہ سے ان کا احترام پیدا کیا۔ اب ان کے افراد اور قافلے ہر قسم کی دست درازی اور لوٹ مار سے محفوظ ہو گئے۔ گویا انہیں ہر طرح کے خوف سے امن دے دیا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ ماعون

## جزا و سزا کو جھٹلانے والے پست کردار کا بیان

اے نبی! کیا آپ نے دیکھا اُس شخص کو جو جھٹلاتا ہے بدلہ ملنے کو۔	اَرَاَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْاٰیٰتِ ۝۱
تو یہی ہے جو دھکے دیتا ہے یتیم کو۔	فَذٰلِكَ الَّذِي يُدْعِ الْيَتِيْمَ ۝۲
اور نہ ہی ترغیب دیتا ہے مسکین کو کھانا کھلانے کی۔	وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِيْنِ ۝۳
پس ہلاکت ہے ایسے نمازیوں کے لیے۔	فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّيْنَ ۝۴
جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔	اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵
وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔	اَلَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝۶
اور روکتے ہیں عام استعمال کی چیز کو (کہ کسی کو دی جائے)۔	وَيَسْتَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷

ع  
۳۲

جزا و سزا کا یقین انسان کے کردار کو پاکیزگی عطا کرتا ہے۔ جو اس حقیقت کا یقین نہیں رکھتا وہ کردار کی انتہائی پستی کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہی وہ شخص ہے جو یتیم جیسے بے کس و نادار کو دھکے دیتا ہے اور محتاجوں کو کھانا کھلانے کی سعادت یا اُس کے لیے ترغیب دینے سے محروم رہتا ہے۔ نماز جب جی چاہتا ہے تو پڑھ لیتا ہے اور وہ بھی لوگوں کو دکھانے کے لیے۔ سنگدلی اس انتہا کو ہے کہ عام استعمال کی اشیاء بھی کسی ضرورت مند کو نہیں دیتا۔ بلاشبہ ایک انسان کے کردار کی پاکیزگی اُسی وقت ممکن ہے جب اُسے یقین ہو کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے، اپنے ہر عمل کی جوابدہی کرنی ہے اور اُس کا بدلہ پانا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ کوثر

## نبی اکرم ﷺ پر کثرتِ عنایات کا بیان

اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو عطا کی ہے خیر کثیر۔	إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ①
پس نماز پڑھیے اپنے رب کے لیے اور قربانی دیجئے۔	فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ②
بے شک آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہے۔	إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ③

ع

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ پر عنایات کی کثرت فرمادی۔ قرآن جیسی فصیح، بلیغ، جامع، قیامت تک کے لیے محفوظ معجزانہ کتاب، اسلام جیسا کامل دین، صحابہ کرام جیسے جانثار ساتھی، بہت بڑی امت، محض ۲۱ برس میں غلبہ دین کی کامیابی، غرض آپ ﷺ پر نعمتوں کی انتہا کردی گئی۔ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لیے نماز ادا کیجیے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربانی پیش کیجیے۔ آپ ﷺ کے دشمن سمجھتے ہیں کہ آپ کی اولادِ نرینہ بچپن ہی میں فوت ہو گئی اور اب آپ کا نام باقی نہیں رہے گا تو یہ اُن کی خام خیالی ہے۔ وہ خود ہی بے نام و نشان رہیں گے۔ نہ کوئی اُن کا نام لیوانچے گا اور نہ کوئی اُن سے نسبت قائم کرنا پسند کرے گا آپ کا ذکرِ خیر اللہ تعالیٰ نے بلند کر دیا ہے اور وہ قیامت تک بلند سے بلند تر ہوتا رہے گا۔ بے شمار جانثار آپ کی محبت سے سرشار ہوں گے اور آپ کے ناموس کی حفاظت کے لیے جانیں دینے کے لیے تیار ہی نہیں بے قرار ہوں گے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ کافرون

## کافروں سے اعلانِ براءت

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ①	اے نبیؐ فرمائیے اے کافرو!
لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ②	میں عبادت نہیں کرتا اُن کی جن کی تم عبادت کرتے ہو۔
وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ③	اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو اُس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔
وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ④	اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں اُن کی جن کی تم نے عبادت کی۔
وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ⑤	اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو اُس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔
لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ⑥	تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے۔

کافر نبی اکرم ﷺ پر ایک سمجھوتہ کرنے کے لیے دباؤ ڈال رہے تھے۔ اُن کی خواہش تھی کہ ایک معینہ عرصہ تک آپ اُن کے معبودوں کی عبادت کریں تو پھر وہ اتنے ہی عرصہ آپ کے ساتھ معبودِ حقیقی اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے۔ اس سورہ مبارکہ میں سمجھوتے کی اس پیش کش کو سختی کے ساتھ رد کر دیا گیا۔ کافروں کو آگاہ کر دیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ ہر گز تمہارے معبودوں کی عبادت نہیں کریں گے۔ اسی طرح تم بھی نبی اکرم ﷺ کے معبودِ حقیقی کی عبادت نہیں کرتے۔ معبودِ حقیقی کی تو کوئی اولاد یا شریک نہیں جبکہ تم معاذ اللہ ایک ایسے اللہ کو مان رہے ہو کہ فرشتے جس کی بیٹیاں اور تمہارے خود ساختہ معبود اُس کے شریک ہیں۔ تمہارا تصور اللہ کے بارے میں کچھ اور ہے، نبی پاک ﷺ کا تصور اور۔ تمہیں تمہارا دین مبارک ہو جس کے تحت تم من

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

گھڑت معبودوں کی عبادت کرتے ہو اور نبی اکرم ﷺ کے لیے اُن کا دین کافی ہے جس میں عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے :

إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ (يوسف: ۴۰)

"نہیں ہے فیصلہ کرنے کا اختیار مگر اللہ ہی کا، اُس نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم عبادت نہ کرو مگر صرف اُسی کی، یہی سیدھا دین ہے۔"

ہے۔"

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ نصر

## نبی اکرم ﷺ کے مشن کی کامیابی کا اعلان

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ①	اور جب آجائے اللہ کی مدد اور فتح۔
وَرَأَيْتَ النَّاسَ	اور اے نبی! جب آپ دیکھیں لوگوں کو
يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ②	وہ داخل ہو رہے ہیں اللہ کے دین میں فوج در فوج۔
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ	تو تسبیح کیجئے گا اپنے رب کی حمد کے ساتھ
وَاسْتَغْفِرْهُ	اور بخشش مانگیے گا اُس سے
اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ③	بے شک وہ بہت نظر کرم فرمانے والا ہے۔

ع  
۳۵

یہ سورہ مبارکہ بشارت دے رہی ہے کہ عنقریب اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی، مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی اور دین اسلام غالب ہو جائے گا۔ گویا نبی اکرم ﷺ کا مشن اپنی تکمیل کو پہنچے گا۔ لوگ جوق در جوق دین اسلام کو قبول کریں گے۔ اب نبی کریم ﷺ کو دنیا سے رخصت ہونے کی تیاری کرنی ہوگی۔ آپ ﷺ کو چاہیے کہ اس کیفیت کے آنے کے بعد کثرت سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و حمد کریں۔ مشن کے دوران جو بھول آپ سے ہوئی یا جو خطا آپ کے ساتھیوں سے ہوئی اُس پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور نظر کرم فرمانے والا ہے۔ بخاری شریف میں روایت ہے کہ اس سورہ مبارکہ کے نزول کے بعد آپ ﷺ رکوع اور سجدہ میں اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

"پاک ہے تو اے اللہ! اے ہمارے رب! شکر تیرے ہی لیے ہے، اے اللہ بخشش فرما دے میری۔"

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## سورہ لہب

گستاخ رسول ﷺ کے لیے شدید ترین وعید کا ذکر

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ①	ٹوٹ گئے دونوں ہاتھ ابو لہب کے اور وہ برباد ہوا۔
مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ②	نہ کام آیا اُس کے اُس کا مال اور وہ سب جو اُس نے کمایا۔
سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ③	جلد ہی وہ داخل ہو گا ایسی آگ میں جو شعلے والی ہے۔
وَأُمْرَأَتُهُ	اور اُس کی بیوی بھی
حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ④	جو بہت ہی اٹھانے والی ہے ایندھن۔
فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ⑤	اُس کی گردن میں رسی ہے کھجور کی چھال کی۔

ع

ابو لہب نے آپ ﷺ کا سگا بچا ہونے کے باوجود یتیم بھتیجے سے بد سلوکی کی انتہا کر دی۔ وہ آپ ﷺ کا پڑوسی بھی تھا لیکن پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کے بجائے آپ کو گالیاں دیتا، کھانے کی ہانڈی میں نجاست ڈالتا اور آپ کی راہ میں کانٹے بچھاتا۔ تبلیغ دین کے دوران آپ کے پیچھے چلتا اور لوگوں کو آپ کی بات سننے سے روکتا۔ ان جرائم کی وجہ سے یہ دور نبوی کا واحد کافر ہے جس کی نام کے ساتھ قرآن مجید میں مذمت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے وعید سنائی کہ اُس کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں گے اور وہ برباد ہو گا۔ اُس کا مال اور دیگر کمائی اُس کے کچھ کام نہ آئے گی۔ روز قیامت شعلوں والی آگ میں جلے گا۔ اُس کی بیوی بہت زیادہ لگائی بجھائی کے ذریعے فساد کی آگ بھڑکاتی ہے۔ وہ اس طرح ہلاک ہو گی کہ کھجور کی رسی اُس کے گلے میں پھندہ بن کر اٹک جائے گی۔ قرآن حکیم کی بیان کردہ یہ وعیدیں پوری ہوئیں۔ ابو لہب اپنے دو بیٹوں (یعنی دونوں ہاتھوں سے) محروم ہوا۔ ایک بیٹے کو وحشی جانور نے ہلاک کیا اور دوسرا مسلمان ہو کر نبی ﷺ کا ساتھی بن گیا۔ اُس کی موت ایسی بے بسی کی حالت میں ہوئی کہ بدبو کی وجہ سے تین روز تک اُس کی لاش کے پاس کوئی نہ گیا۔ جب لاش سڑنے لگی تو حبشی مزدور اُسے گھسیٹ کر لے گئے اور ایک

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

گڑھے میں پھینک دیا۔ اُس کی بیوی جنگل سے لکڑیاں لارہی تھی۔ اُس نے جس رسی سے لکڑیوں کے ڈھیر کو باندھ رکھا تھا وہی اُس کے گلے میں اٹک کر پھندا بن گئی اور وہ ہلاک ہو گئی۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورۃ اخلاص

### اللہ تعالیٰ کے یکتا ہونے کا بیان

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ①	اے نبی! فرمائیے وہ اللہ یکتا ہے۔
اللَّهُ الصَّمَدُ ②	اللہ ہی بے نیاز ہے۔
لَمْ يَلِدْ	نہ اُس نے باپ بن کر کسی کو پیدا کیا
وَلَمْ يُولَدْ ③	اور نہ وہ پیدا کیا گیا۔
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ④	اور ہوا ہی نہیں اُس کے برابر کا کوئی ایک بھی۔

ع  
۳۲

مشرکین نے آپ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ آپ جس اللہ کی عبادت کرتے ہیں اُس کے اوصاف بتائیں۔ جواب کے طور پر یہ سورۃ مبارکہ نازل ہوئی جس میں آگاہ کیا گیا کہ :

- i- اللہ تعالیٰ یکتا ہے اور اُس جیسا کوئی نہیں۔
  - ii- اللہ تعالیٰ ایسی کامل بے نیاز ہستی ہے کہ تمام مخلوق اُس کی محتاج ہے لیکن وہ کسی کا محتاج نہیں۔
  - iii- اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد نہیں۔ نہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور نہ سیدنا عزیزؑ اور سیدنا عیسیٰؑ اُس کے بیٹے ہیں۔ مشرکین مکہ، یہود اور عیسائیوں کے اُس کے بارے میں تصورات گمراہ کن ہیں۔
  - iv- اللہ تعالیٰ کسی کی اولاد نہیں۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور اُس سے پہلے کسی کا تصور کرنا گمراہی ہے۔ لہذا کوئی اُس کا باپ کیسے ہو سکتا ہے؟
  - v- کوئی بھی ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کی مثل اور اُس کے ہم رتبہ ہو۔
- اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے شرک سے محفوظ فرمائے اور خالص توحید کا عقیدہ اختیار کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ فلق

## خارجی شرور سے حفاظت کے لیے دعا

اے نبی! فرمائیے میں پناہ پکڑتا ہوں صبح کے رب کی۔	قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ①
ہر اُس چیز کے شر سے جو اُس نے پیدا فرمائی۔	مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ②
اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔	وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ③
اور اُن کے شر سے جو بہت پھونکنے والیاں ہیں گرہوں میں۔	وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ④
اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔	وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ⑤

ع ۳۸

قرآن حکیم کی پہلی سورہ مبارکہ بھی دعا کے اسلوب میں ہے اور آخری دو سورتیں بھی دعاؤں پر مشتمل ہیں۔ سورہ فلق میں خارجی شرور سے حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ دعا کے الفاظ یہ ہیں کہ میں صبح کے رب کی پناہ طلب کرتا ہوں:

- i- ہر اُس شے کے شر کے پہلو سے جو اُس نے تخلیق فرمائی ہے۔
  - ii- تاریک رات کے شر سے جب کہ وہ پوری طرح سے چھا جاتی ہے۔
  - iii- اُن جادو گر نیوں کے شر سے جو منتر پڑھ پڑھ کر گرہوں میں پھونکتی ہیں۔
  - iv- ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب کہ وہ حسد کی بنیاد پر کسی سازش کا ارتکاب کرنے پر اتر آئے۔
- اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا تمام شرور سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورۃ ناس

## داخلی شرور سے حفاظت کی دعا

اے نبی! فرمائیے میں پناہ پکڑتا ہوں لوگوں کے رب کی۔	قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ①
لوگوں کے بادشاہ کی۔	مَلِكِ النَّاسِ ②
لوگوں کے معبود کی۔	اِلٰهِ النَّاسِ ③
بار بار وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے، جو ہٹ ہٹ کر آنے والا ہے۔	مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ④
جو وسوسہ ڈالتا ہے لوگوں کے سینوں میں	الَّذِي يُوسِّسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ⑤
جنوں اور انسانوں میں سے۔	مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥

۳۹

اس سورہ مبارکہ میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی تین شانیں یاد کر کے اُس کی پناہ میں آنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ یہ دعا داخلی شرور سے حفاظت کے لیے سکھائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تین شانوں یعنی رب، بادشاہ اور اور معبود حقیقی کا بیان یہ ظاہر کر رہا ہے کہ صرف وہی ہے جو ہمیں تمام شرور سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ خاص طور پر چھپ کر، پلٹ پلٹ کر اور بار بار وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے۔ یہ وسوسہ ڈالنے والا کوئی شیطان جن بھی ہو سکتا ہے یا شیطان کا ایجنٹ کوئی انسان بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر شر اور ہر فتنہ سے ہماری حفاظت فرمائے اور ہر خیر اور نعمت اپنی عطا کرنے والی شان کے مطابق ہمیں عطا فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## کلماتِ تشکر

اللہ سبحانہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اُس نے اپنی عظیم کتاب کے آغاز میں سورہ فاتحہ کے ذریعہ بندوں کو ہدایت مانگنے کی دعا تلقین فرمائی۔ پھر پورے قرآن حکیم کی صورت میں ہدایت دے کر دعا کو شرفِ قبولیت عطا فرمایا۔ آخری دو سورتوں میں تمام شرور سے پناہ مانگنے کی دعا سکھادی تاکہ ہدایت پانے کے بعد انسان گمراہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس احسانِ عظیم اور دیگر بے شمار نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! آئیے اللہ تعالیٰ ہی کے سکھائے ہوئے مبارک الفاظ کے ذریعہ اُس کا شکر ادا کریں اور اُس کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا کر التجا کریں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیْ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ

کل شکر اللہ کے لیے ہے جس نے ہدایت دی ہمیں اس کی۔ اور ہم نہ ہوتے کہ ہدایت پاتے اگر نہ ہدایت عطا فرماتا ہمیں اللہ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّعِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

اے ہمارے رب! قبول فرما ہم سے (یہ خدمت)۔ بے شک تو ہی سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ اور نظر کرم فرما ہم

پر۔ بے شک تو ہی بہت نظر کرم فرمانے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---